WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعتہ المبارک
29 اگست 2025
FRIDAY
29 AUGUST - 2025

شامی نے نکالا اپنا غصہ ریٹائرمنٹ کے سوال پر دیا منہ توڑ جواب
صفحہ 08

اسد جمالی کی شاندار کامیابی
صفحہ 08

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 203 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

خالق کائنات اپنے بندوں پر مہربان ہو گیا

بارشوں کا سلسلہ تھم جانے سے سیلاب کا خطرہ ٹل گیا، دریائے جہلم میں پانی کی سطح کم ہونی شروع

لوگوں میں اضطرابی کیفیت برقرار، حکام کی صورتحال پر کڑی نگاہ، آئندہ دو دنوں تک موسم خشک رہنے کی پیشگوئی

سرینگر// 28 اگست //سی این آئی// بارشوں کا سلسلہ تھم جانے کے بعد کشمیر کے اُفق پر خوف اور آفات سماوی کے منڈلاتے سیاہ بادل چھٹ جانے کے باوجود دریائے جہلم خطرے کے نشان سے اوپر بہہ جانے کے نتیجے میں سیلابی صورتحال بدستور بنی ہوئی ہے۔ متواتر بارشوں کے بعد پیدا شدہ سیلابی خطرے

کے امکانات انتہائی کم ہوئے کیونکہ افسردہ دلوں کی دعائیں رنگ لائی اور قدرت اہلیان کشمیر پر مہربان ہوئی۔ حکام کے مطابق سیلابی خطرات کم ہو گئے ہیں کیونکہ دریائے جہلم میں پانی کی سطح نیچے آ رہی ہے، تاہم صورتحال پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ اس دوران لوگوں نے راحت کی سانس/ 102

گریز سیکٹر میں فوج اور پولیس کا مشترکہ دراندازی مخالف آپریشن

2 نامعلوم دہشت گرد ہلاک، تلاشی جاری

سری نگر// ۲۸، اگست// جے کے این ایس// فوج نے جمعرات کو کہا کہ شمالی کشمیر کے ضلع بانڈی پورہ میں وادی گریز میں لائن آف کنٹرول کے ساتھ دراندازی مخالف آپریشن میں 2 نامعلوم دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ جے کے این ایس کے مطابق دفاعی ترجمان نے جمعرات کو بتایا کہ فوج نے دراندازی کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے/ 101

آج کشمیر وادی میں خشک موسم کا امکان

جموں خطے میں 2 ستمبر تک

سری نگر// ۲۸، اگست// جے کے این ایس// موسمیاتی مرکز سری نگر نے کشمیر وادی میں جمعہ کو بھی موسم خشک رہنے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے خبردار کیا کہ 30 اگست کی صبح سے 2 ستمبر کی صبح تک جموں خطے کے چند اضلاع میں ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور کافی وسیع مقامات پر ہلکی سے تیز بارش متوقع ہے۔ اس لئے لوگوں سے کہا گیا ہے کہ وہ موسمی ایڈوائزری پر عمل کریں۔ اس دوران موسمی تغیر و تبدل سے متعلق جانکاری دیئے/ 103

وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں انتظامات کا جائزہ لیا

وزیر اعلیٰ کی عقیدت مندوں کو سہولیات بغیر کسی رُکاوٹ کے فراہم کرنے کی ہدایت

عید میلاد کے پُر اَمن اور احسن اِنعقاد کیلئے مربوط اِنتظامات پر زور

سری نگر// انفو// وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے حضرت بل درگاہ میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں ربیع الاوّل کے بابرکت مہینے میں منائے جانے والے عید میلاد النبیؐ کے سلسلے میں کئے جا رہے انتظامات کا جائزہ لیا گیا۔ اُنہوں نے اس موقعہ کو مسلمانوں کے مذہبی کیلنڈر کے اہم ترین مواقع قرار دیتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانے کے ہر ممکن کوشش کرنے کی ضرورت پر زور دیا

کہ تقریبات کو خوش اسلوبی سے انجام دیا جائے اور عقیدت مندوں کو کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ وزیر اعلیٰ نے انتظامات کا جائزہ لیتے ہوئے ٹریفک مینجمنٹ اور عقیدت مندوں کی سہولیت کو اولین ترجیح/ 106

ستیش شرما نے بی ایس ایف کانسٹیبل راجب نونیان کو خراجِ عقیدت پیش کیا

جموں// انفو// وزیر برائے خوراک، شہری رسدات و اُمور صارفین، اِنفارمیشن ٹیکنالوجی، اُمور نوجوان و کھیل کو دستیش شرما نے آج بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کے کانسٹیبل راجب نونیان کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا جنہوں نے 27 اگست کو جموں کے پرگوال سیکٹر میں بین الاقوامی سرحد کے ساتھ سیلابی حالات کے دوران اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ وزیر موصوف نے شہید سمارک بی ایس ایف فرنٹیر ہیڈ کوارٹر پلوڑ/ 105

صورتحال سے نمٹنے میں کشمیر کے لوگوں کی ہمت و تعاون اور محکمانہ چوکسی قابل تعریف

مون سون کا خطرہ برقرار اگلے 15 دن نازک

مواصلاتی خدمات چند گھنٹوں میں بحال ہونے کا یقین: ڈویژنل کمشنر کشمیر انشول گرگ

سری نگر// ۲۸، اگست// جے کے این ایس// ڈویژنل کمشنر کشمیر انشول گرگ نے جمعرات کو سیلاب کی حالیہ صورتحال سے نمٹنے میں کشمیر کے لوگوں کی ہمت اور

تعاون کی تعریف کرتے ہوئے خبردار کیا کہ اگلے 10 سے 15 دن انتہائی اہم اور نازک ہیں۔ ڈویژنل کمشنر کشمیر نے کہا کہ دریائے جہلم میں پانی کی سطح کم ہو گئی ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ ایڈوائزری پر عمل کریں جبکہ ٹیمیں ہائی الرٹ پر ہیں۔ جے کے این ایس کے مطابق کشمیر کی/ 104

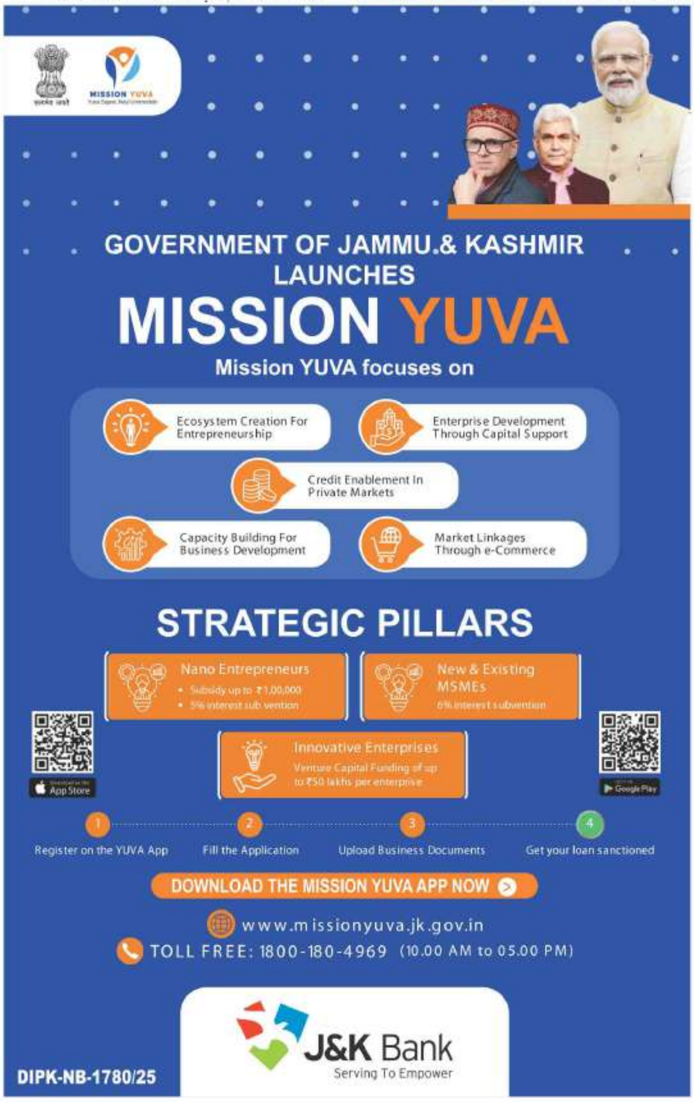

کشتواڑ میں دوران شب رہائشی علاقے میں بھیانک آتشزدگی

6 رہائشی مکانات نقصان، 8 افراد زخمی

4 شدید زخمی نازک حالت میں ضلع اسپتال ڈوڈہ منتقل: حکام

سری نگر// ۲۸، اگست// جے کے این ایس// جموں و کشمیر کے کشتواڑ میں بدھ کو دیر رات ایک رہائشی علاقے میں کچھ مکانات میں خوفناک آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا۔ اس حادثے میں کئی مکانات کو شدید نقصان پہنچا جب کہ 8 افراد زخمی ہو گئے۔ کافی مشقت کے بعد ہولناک آگ پر قابو پا لیا گیا۔ زخمیوں کو علاج کیلئے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ تاحال آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ پولیس واقعے کی جانچ میں مصروف ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق حکام نے بتایا کہ بدھ کے روز کشتواڑ میں زبردست آگ لگ گئی جس سے 6 رہائشی مکانات کو نقصان پہنچا اور 8 افراد زخمی ہو گئے۔ سرکاری ذرائع نے بتایا کہ کشتواڑ میں بدھ کو دیر رات ایک رہائشی علاقے میں واقع ایک رہائشی مکان میں آگ نمودار ہو گئی، جس نے نزدیکی مکانات کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا/ 107

پسیاں گر آنے کے بعد سرینگر جموں شاہراہ تیسرے روز بھی ٹریفک کیلئے بند

موسم میں بہتری کے ساتھ ہی تاریخی مغل شاہراہ پر ٹریفک کی آمدرفت دوبارہ بحال

سرینگر// 28 اگست //سی این آئی// تازہ پسیاں گر آنے کے بعد سرینگر جموں شاہراہ پر تیسرے روز بھی ٹریفک کی نقل و حمل بند رہی جس کے نتیجے میں سینکڑوں مسافر و مال بردار گاڑیاں مختلف مقامات پر درماندہ ہو گئی۔ ادھر ٹریفک حکام کے مطابق شاہراہ کو قابل آمدرفت بنانے کا کام شدومد سے جاری ہے اور سڑک کیں گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل ہو جانے کے بعد کسی بھی نئی گاڑی کو شاہراہ پر اس وقت تک چلنے کی/ 108

جاوید رانا کی صوبہ جموں میں نہروں کی فوری بحالی کی ہدایت

کہا ہمیں اپنے اہم آبی وسائل کے بنیادی ڈھانچے کے

تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنا ہوگا

سری نگر// انفو// وزیر برائے جل شکتی، جنگلات و ماحولیات اور قبائلی امور جاوید احمد رانا نے سول سیکرٹریٹ سری نگر میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی صدارت کی جس میں صوبہ جموں میں نہروں کی بحالی کی حکمت عملی کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری جل شکتی شالین کابرا، چیف انجینئر اری گیشن اینڈ فلڈ کنٹرول جموں، سپرانٹنڈنگ انجینئروں، ایگزیکٹو انجینئروں اور دیگر سینئر افسران نے بذریعہ ورچیول موڈ شرکت کی۔ میٹنگ میں نہری ڈھانچے کی

موجودہ حالت کا جائزہ لینے، شگافوں اور کمزور مقامات کی نشاندہی کرنے اور فوری بحالی و طویل مدتی مضبوطی کے لئے ایک مرحلہ وار ایکشن پلان بنانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ وزیر موصوف نے افسران سے خطاب کرتے ہوئے حالیہ سیلاب کے بعد نہری نظام کو فوری طور پر بحال کرنے کے لئے تیز اور مربوط کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ اُنہوں نے ہدایت دی کہ تمام شگافوں اور کمزور مقامات کو ترجیحی بنیادوں پر دور کیا جائے تاکہ اہم آبپاشی کے/ 109

جموں و کشمیر کا سیلاب جیسی صورتحال

اسمبلی کمیٹی کے اجلاس 5 ستمبر تک ملتوی کر دیے

سرینگر// کے این ایس// 27 اگست// جموں و کشمیر میں سیلاب جیسی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے، قانون ساز اسمبلی سیکرٹریٹ نے ہاؤس کمیٹیوں کے تمام طے شدہ اجلاسوں کو ملتوی، منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق جموں و کشمیر اسمبلی سیکرٹریٹ نے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں سیلاب کے پیش نظر ۵ ستمبر تک ہاؤس کمیٹیوں کی تمام میٹنگوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ جموں و کشمیر میں سیلاب جیسی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے، قانون ساز اسمبلی سیکرٹریٹ نے ہاؤس کمیٹیوں کے تمام طے شدہ اجلاسوں کو ملتوی/منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ "جموں و کشمیر کے مرکز کے زیر انتظام علاقے میں موجودہ/ 110

بیل گاڑی سے بلٹ ٹرین تک کا سفر

دور کا سفر درپیش ہے، اور پاپیادہ وہاں پہنچ پانا امکانات سے ماوراء ہے۔ بس پالتو جانوروں کی پشت ہی واحد سہارا ہے

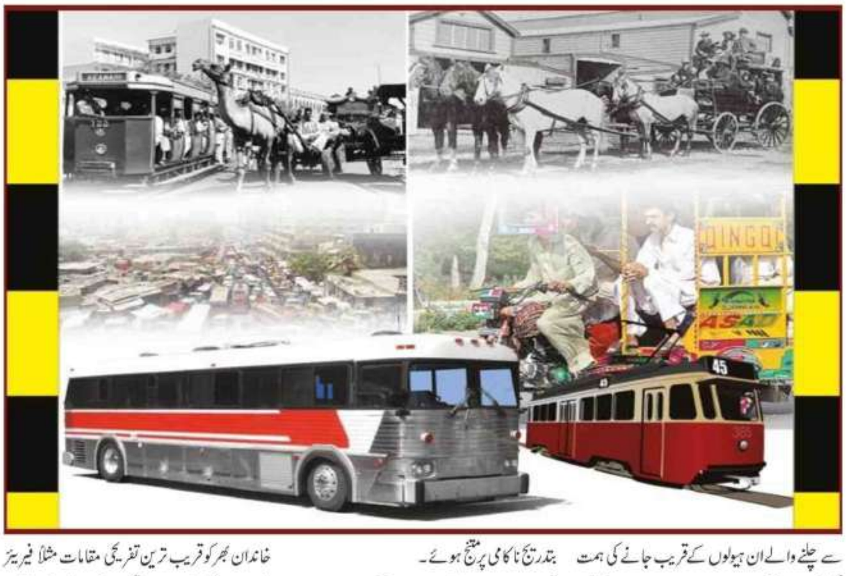

تحریر۔۔۔۔
عبدالغفور کھتری

بارہ پندرہ چوپایوں پر مشتمل قافلے کی صورت کئی ایام تک یوں ہی چلتے چلتے سالار قافلہ کی خوش خبری جب سنائی دیتی ہے کہ منزل مقصود بس آنے کو ہے، تو اس نوید جاں‌فزا سے طویل مسافت کی تھکن اور انتظار کی کوفت سہنے والے اہل قافلہ کے پژمردہ چہرے خوشی سے دمک اٹھتے ہیں۔

کئی صدیوں تک یہ قافلے یوں ہی چلتے رہے، کسی نے اہل قافلہ کے دکھ کا مداوا نہ کیا۔ سہولتوں کا رسیا انسانی ذہن بھی شاید ماؤف ہی رہا۔

بے شمار دہائیاں یوں ہی گزرنے پر کسی زیرک نے کمہار کے چاک کو عموداً کھڑا کر دیا۔ گویا یہ پہیے کی ابتدا تھی۔

میسوپوٹیما (قدیم عراق) کے آثار قدیمہ سے ملنے والی مٹی کی تختیوں پر بنی اشکال سے پتا چلتا ہے کہ پہیے کی یہ ایجاد کانسی کے زمانے (**3500** سال قبل مسیح) میں قدیمی شہر اُر میں ہوئی۔

حیرت ہے کہ پہیے کو دریافت کرنے والے اُر کے سمیریوں نے اسے روزمرہ کے امور میں استعمال کے قابل بنا کے انسانوں کو راحت فراہم کرنے کے بجائے اسے فوجی رتھوں میں استعمال کر کے راحت کے بجائے باعث آزار بنا دیا۔

پھر وقت آگے بڑھتا رہا اور یہ جنگی رتھ، بیل گاڑی کی صورت میں ڈھلتا گیا۔ اب وقت پھر تھم گیا اور یہ بیل گاڑی صدیوں تک اپنے اسی ڈھانچے سے آگے نہ بڑھ سکی۔

انسانی زندگی کے عام سے معمولات میں سے کچھ خاص کشید کر لینا اشرف المخلوقات ہی کا وصف ہے۔

اور اس وصف نے اُسے گرم پانی سے اٹھتی ہوئی معمول کی بھاپ کو اپنا تابع بنا لیا۔

یوں بھاپ کی شکل میں وقوع پذیر ہونے والی خودکار حرکت نے ہفتوں کے سفر کو دنوں میں بدل دیا۔

پھر اس کے بعد کی دہائیوں نے انسان کو مزید سہولتوں کا رسیا بنا دیا۔

آسائش کی طلب نے اسے ہزاروں سالوں سے زمین کی گہرائی میں پڑے پیٹرولیم نام کے آتش گیر سیال مادے سے آشنا کروا دیا۔

اب اس نے آتشیں سیال کی چنگاری سے پیدا ہونے والی گیس کو سلنڈر میں قید کر کے اسے قوت میں بدل دیا۔

خودکار حرکت کو اس طرح ایک اور مہمیز مل گئی۔ یوں دنوں کا سفر اب گھنٹوں میں طے ہونے لگا۔

اس نئی دریافت سے ذرائع نقل وحمل ایک نئی جہت پانے لگے۔

انسانی قوت کے بغیر خودکار حرکت کرتے بڑے سے ڈیزل انجن، خصوصاً عظیم الجثہ ریلوے انجن کو لوگ باگ ایک عجوبہ اور پراسرار قوتوں کا حامل شیطانی ہیولہ سمجھ کر ان سے دور رہتے تھے۔

اسی بنا پر غدر کے دنوں میں جب باغیوں نے ایسٹ انڈین ریلوے لائن کے ایک سیکشن پر قبضہ کیا جہاں کئی انجن کھڑے تھے، تو ڈر کے مارے ان دیکھی طاقت سے چلنے والے ان ہیولوں کے قریب جانے کی ہمت کسی کو نہ ہوئی، اور دور ہی دور ہی سے ان پر پتھراؤ کرتے رہے۔

ایک مدت گذرنے پر بالاخر ان شیطانی ہیولوں سے سمجھوتا ہوتا گیا۔ اور بعد میں آنے والی نسلیں تو گویا ان ہیولوں کے سحر میں گرفتار ہی ہو گئیں، کہ ان کے بغیر گذارہ مشکل ہوتا گیا۔

جانوروں کی مدد سے کھینچی جانے والی گاڑیوں اور ڈیڑھ سو سال قبل خودکار انجن کی حامل متعارف ہونے والی گاڑیوں کی قیمتوں میں نمایاں فرق کی بنا پر نقل وحمل کے دونوں ذرائع مستعمل ہیں۔ ڈیڑھ صدی گزرنے کے باوجود یہ دونوں سلسلے برصغیر میں آج تک رواں دواں ہیں۔

اکیسویں صدی کے آغاز ہی سے دنیا ذرائع نقل وحمل کے ذیل میں برق رفتاری سے آگے بڑھ رہی ہے، اور یہ دونوں ذرائع ارتقاء کا سفر طے کرتے جدت کی نئی منزلوں کو چھو رہے ہیں!

مگر لگتا یوں ہے کہ بحیثیت قوم، جدت طرازی کے اس قافلے سے ہم بچھڑ چکے ہیں، ہم کہیں کھو گئے ہیں۔

اب قدیم رستوں کی طرف ہم جا نہیں سکتے، اور آگے کے راستے بجھائی نہیں دیتے۔

در اصل آزادی سے قبل کراچی میں مروج عوامی ٹرانسپورٹ کے جاری منظم نظام کو اپ گریڈ کرنے کے بجائے ہم اسے تنزلی کی طرف لے گئے۔

بس اور ٹرام کی صورت میں اس وقت محدود شہر کے کنارے ایک دوسرے سے مربوط تھے۔ سڑک کے لیول پر اندر دھنسی ہوئی پٹریوں پر ریل کے ڈبے کے مانند دوڑتی یہ ٹرام، بولٹن مارکیٹ کے مین جنکشن سے کیماڑی، گاندھی گارڈن، چاکیواڑہ اور صدر تک چلتی تھیں۔ اندرون شہر کی سواری کی ضرورتیں تقریباً اتنی ہی تھیں۔ اور شہر سے باہر منگھوپیر، ماری پور، گڈاپ، ملیر اور کلفٹن جانے کے لیے بس سروس موجود تھی شہر کے اندر چھوٹے فاصلوں کو سمیٹنے کے لیے سائیکل رکشہ کی شکل میں سستی اور آرام دہ سواری دستیاب تھی۔

پھر **1960**ء کے بعد شہر کی وسعت پھیلی تو کے آر ٹی سی، ایس آر ٹی سی اور اومنی بس جیسے تجربے کیے، جو بتدریج ناکامی پر منتج ہوئے۔

گزرے پچاس ساٹھ سالوں میں حکومتوں نے عوامی ضرورت کے اس بنیادی شعبے کو مکمل نظر انداز کیے رکھا، جس کے نتائج آج ہم کراچی کی سڑکوں پر سواری کے حصول اور اس میں سفر کے اعصاب شکن مناظر کی صورت میں دیکھ رہے ہیں۔

آج کے بگڑے ہوئے ٹرانسپورٹ نظام کے تناظر میں دیکھتے ہیں کہ کراچی کے باسیوں نے ایک صدی یا اس سے بھی کچھ قبل کیماڑی، اس کے آس پاس پھیلے سمندری ساحلوں کے علاوہ لیاری، منگھوپیر اور ملیر جیسی بظاہر دور دراز بستیوں کو نقل وحمل کے کن ذرائع سے مربوط کیے رکھا۔

1885ء تک ملیر، لانڈھی اور منگھوپیر جیسے دورافتادہ اور شہر سے باہر کے زرعی علاقوں تک پہنچنے اور وہاں سے شہر تک ایک دو افراد کے لیے گھوڑے یا اونٹ کی سواری مستعمل تھی۔ یہ گھوڑے یا اونٹ سوار شہر کے قدیم علاقوں میں دیگر ضروریات کے لیے بغیر کسی رکاوٹ کے آتے جاتے۔

کراچی کی سڑکیں ابھی تک کسی اجتماعی، سواری سے آشنا نہیں ہوئی تھیں۔

بڑھتی ہوئی شہری آبادی کو نقل وحمل کے سستے، سہل اور جدید ذرائع مہیا کرنے کے لیے **1885**ء میں انگریز انتظامیہ نے کراچی کی سڑکوں پر بس اور ٹراموے چلانے کا فیصلہ کیا۔

لوہے کی پٹری پر چلتی دو منزلہ ٹرام پہلے اسٹیم انجن سے چلائی گئی۔ انجن کے ناقابل برداشت شور کے سبب انجنوں کو بند کر کے انہیں گھوڑوں کی مدد سے کھینچا جانے لگا۔ اور بالآخر **1909**ء میں ان ٹراموں میں پٹرول انجن نصب کر دیا گیا۔

ان ہی دنوں نجی ٹرانسپورٹ کمپنیوں نے شہر کے نواحی اور دور دراز کے علاقوں مثلاً منگھوپیر، ماری پور گڈاپ، ملیر، گذری اور کلفٹن تک رسائی کے لئے بڑی بسوں کی سروس مہیا کی۔

دو تین افراد کو اندرون شہر کی مسافت کے لیے سائیکل رکشا موجود تھے۔ ساتھ ہی آٹو رکشا بھی اپنی جگہ بنا رہے تھے۔

خاندان بھر کو قریب ترین تفریحی مقامات مثلاً فیریئر ہال، زولوجیکل گارڈن، جہانگیر پارک وغیرہ تک پہنچنے کے لئے گھوڑا گاڑی (وکٹوریہ) جیسی شاہی سواری موجود تھی۔

1960ء میں سائیکل رکشا پر حکومت کی جانب سے پابندی لگا دی گئی تو اس کا خلاء دھیرے دھیرے آٹو رکشا نے پر کیا۔ کالی پیلی ٹیکسیاں بھی متعارف ہونے لگیں۔

غرض کہ آبادی کے رفتہ رفتہ بڑھتے تناسب سے حکومت اور نجی شعبہ، دونوں کے تال میل سے آمد و رفت کے وسیلوں کی قلت اور بے ہنگم صورت حال پیدا نہ ہوئی۔

ساتھ ہی مال بردار ٹرانسپورٹ بھی طلب اور رسد کے توازن کے ساتھ جاری رہا۔

تالپوروں کے ابتدائی دور میں کراچی کی مال بردار ٹرانسپورٹ کا انحصار بڑی حد تک زراعتی اشیاء سے وابستہ تھا، اور یہ آمد و رفت اونٹوں، اونٹ گاڑیوں اور بیل گاڑیوں کے ذریعے انجام پاتی تھی۔

ان زراعتی اشیاء میں سبزی ترکاری، پھل، جوار، باجرہ اور گھاس شامل تھیں۔ یہ اشیاء لیاری ندی کے کناروں کی زرعی زمینوں، منگھوپیر، زولوجیکل گارڈن (چڑیا گھر) کے اطراف میں پھیلے باغات اور ملیر کی زرخیز زمینوں سے کراچی کی واحد سبزی و فروٹ منڈی لی مارکیٹ پر اترتی تھیں۔

اور پھر **1839**ء میں انگریزوں کی آمد کے کچھ عرصے بعد کیماڑی کی بندرگاہ بھی فعال ہونے لگی۔ یوں مال بردار ٹرانسپورٹ کے لیے ایک اور دروازہ کھل گیا۔

بندرگاہ سے جانے اور یہاں اترنے والی اشیاء چوں کہ حجم اور تعداد میں زیادہ تھیں، تو ان کے لیے اونٹ گاڑیوں کے ساتھ ساتھ لاریاں (ٹرک) بھی متعارف ہونے لگے۔

قیام پاکستان سے قبل کراچی، زرعی اور صنعتی رجحان کا حامل ایک ملا جلا شہر تھا۔

اور قیام پاکستان کے بعد یہ شہر صنعتی قالب میں ڈھلنے لگا، تو صنعت اور صنعتی مزدوروں کی رہائش کے لئے زمین کی کھپت بڑھتی گئی، یوں منگھوپیر، لیاری ندی کے اطراف مثلاً چڑیا گھر کے اطراف سے ہوتے لسبیلہ، تین ہٹی، جیل اور اس سے آگے کی زرعی زمینوں پر لہراتے کھیت اور باغات کو اجاڑ کر ان پر چھوٹی موٹی صنعتیں اور عمارات کھڑی کر دی گئیں۔

اب بیل گاڑی، گدھا گاڑی اور اونٹ گاڑی کے سنگ سنگ ننھے منے مال بردار ٹرک (سوزوکیاں)، بڑے ٹرک اور ٹرالر شہر کی سڑکوں پر نمودار ہونے لگے۔

اور انیس سو ستر کے قریب مسافروں کے لیے ویگنز سڑکوں پر آ گئیں۔

سوزوکی لوڈرز، ویگنز اور ٹرالرز کی صورت میں سڑکوں پر آنے والے ٹرانسپورٹ کے ان جدید ذرائع کو انتظامیہ کنٹرول نہ کر سکی۔ اور یوں ٹریفک قوانین کی پامالی نے شہریوں کو اذیت میں مبتلا کر دیا۔

اکیسویں صدی میں دنیا ہر شعبے میں نئی منزلوں کی طرف گامزن ہے۔ جبکہ ہم ٹرانسپورٹ سمیت ہر شعبے میں تنزلی کی طرف گام زن ہیں۔

ایسے میں یہ سوچ ابھرتی ہے کہ جدت طرازی کے قافلے سے کیا واقعتاً ہم بچھڑ چکے ہیں، کیا ہم کھو گئے ہیں۔

جائیں تو جائیں کہاں، کہ اب قدیم راستوں کی طرف ہم جا نہیں سکتے، اور آگے کے رستے بجھائی نہیں دیتے۔

میں ترشنگ جاتے ہوئے ابھی چکار سے بہت پیچھے تھا کہ اچانک سے ایک نوے ڈگری کا موڑ آیا اور سامنے ایک بڑا سا پہاڑ آ گیا۔ میرا رہنما کہنے لگا، حارث بھائی وہ سامنے جو پہاڑ دیکھ رہے ہیں ناں، وہ نانگا پربت ہے۔ میں نے بائیک وہیں رکوا دی اور آگے جانے سے شدید انکاری ہو گیا اور وہیں سڑک پر آلتی پالتی ہو کر بیٹھ گیا۔ چوٹی مکمل طور پر بادلوں میں ڈھکی ہوئی تھی بلکہ اگلا پورا دن بھی چوٹی پر بادل ہی رہے مگر عصر کے بعد منظر ایسا کھلا کہ پوچھو مت۔ بادلوں میں لپٹے ہوئے نانگا پربت کے مناظر تو ابھی بعد میں بتاؤں گا پہلے آپ روپل روڈ پر ہی واپس آ جائیں۔ راستے میں ایک علاقہ بارے بھی ہے جہاں سے روپل دریا آپ کے ذرا قریب ہو جاتا ہے۔ نہ صرف قریب ہوتا ہے بلکہ آپ کو اپنائیت کا احساس بھی دلاتا ہے۔ مگر بعد میں تحقیق کرنے پر پتہ چلا کہ یہ منظر نانگا پربت کا نہیں تھا۔

سنا تھا ترشنگ ایک خوبصورت گاؤں ہے، بالکل ہے۔ شاید یہ ایک بہت خوب صورت گاؤں ہو مگر یہ نے استور سے اب تک جتنے بھی گاؤں دیکھے تھے، ان میں سب سے خوب صورت ترشنگ ہی تھا۔ آپ خود تصور کریں کہ آپ سرسوں کے کھیت میں کھڑے ہوں، کھیت کے ایک طرف ایک چھوٹی سی نالی میں صاف شفاف پانی بہہ رہا ہو، اتنا صاف کہ مجھ جیسا کمزور پیٹ والا شخص بھی اگر اس پانی کو پیے تو اس کا پیٹ ذرا طاقت ور ہو جائے، اسی نالی کے گرد سفید خوب صورت پھول ہوں اور آپ کے سامنے نانگا پربت کھڑا ہو۔

ذرا تصور کریں کہ یہ کیسا منظر ہوگا اور جس گاؤں میں یہ منظر ہوگا، اسے میں وادیِ روپل کا خوب صورت ترین گاؤں نہ کہوں تو پھر کیا کہوں۔ ترشنگ میں ہمارے پنجاب کی طرح کے سرسبز کھیت ہیں، پھول ہیں، چشمے ہیں، صاف ستھرا آسمان ہے اور نانگا پربت ہے۔ عین ممکن ہے کہ میں آپ کو نہ بتا سکوں کہ ترشنگ کیا ہے۔ آپ بس میری بات کا یقین کر لیں کہ ترشنگ بہت خوب صورت ہے۔ ترشنگ کے خوب صورت ہونے کی یہ دلیل کیا اہم ہے کہ اس میں نانگا پربت ہے۔ آپ اگر رات رکنا چاہیں تو ترشنگ رک سکتے ہیں مگر بہتر یہی ہے کہ آپ صراطِ مستقیم پر چلتے جائیں۔ ہاں نانگا پربت کے اس چہرے سے لطف اندوز ہونے کے لیے آپ کو کچھ پَل یہاں ضرور گزارنے چاہییں۔

اسرائیل میں لاکھوں افراد کا احتجاج، غزہ جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): اسرائیل کے کئی شہروں میں لاکھوں افراد نے غزہ میں جنگ بندی اور فلسطینیوں کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے کے مطالبےکیلئے مظاہرے کئے۔ اسرائیلی چینل ۱۲ کے مطابق منگل کی شب تل ابیب میں لاکھوں اسرائیلیوں نے احتجاج کیا اور وزیراعظم بنیامین نیتن یاہو سے مطالبہ کیا کہ وہ حماس کے ساتھ ایسا معاہدہ کریں جس کے تحت غزہ میں قید اسرائیلیوں کو رہا کرایا جا سکے، چاہے اس کیلئے جنگ ختم ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔ چینل کے مطابق مظاہرین شہر کے 'ہاسٹیج اسکوائر' (جسے ہتوفم اسکوائر بھی کہا جاتا ہے) میں جمع ہوئے اور اطراف کی سڑکوں کو بھر دیا۔ نشریاتی ادارے کے مطابق یرغمالیوں کے اہل خانہ بھی اس احتجاج میں شامل تھے۔ ہجوم اور جلتے ٹائروں کی وجہ سے بڑی شاہراہیں بند ہو گئیں۔ مظاہرین نے سرکاری وزیروں کے گھروں کے باہر بھی احتجاج کیا جن میں وسطی اسرائیل میں وزیر خارجہ گدعون سار اور یروشلم میں وزیر اسٹریٹجک امور رون ڈرمیر کے مکانات شامل ہیں، اسرائیل کے عوامی نشریاتی ادارے 'کان' نے رپورٹ کیا۔

نیا امریکی ویزا تجویز: طلبہ کو 4 سالہ ویزا، غیرملکی صحافیوں کیلئے 240 دن کی حد

نئی دہلی (ایم این این): ٹرمپ انتظامیہ نے کئی ویزا کیٹیگریز میں قیام کی مدت محدود کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ 'انڈیا ٹوڈے' رپورٹ کے مطابق یہ اقدام ویزا کے غلط استعمال اور غیر ملکیوں کی جانچ پڑتال کے نام پر کیا جارہا ہے۔ ۱۹۷۸ء سے ایف ویزا پر آنے والے غیر ملکی طلبہ کو لامحدود مدت تک قیام کی اجازت تھی، تاہم نئے قانون کے بعد غیر ملکی طلبہ کا قیام صرف اسٹڈی پروگرام کی مدت یا زیادہ سے زیادہ ۴ سال تک محدود ہوگا۔ اسی طرح غیر ملکی صحافیوں کو امریکہ میں ابتدائی طور پر صرف ۲۴۰ دن رہنے کی اجازت ہوگی، جسے بعد میں اسائنمنٹ کی مدت کے مطابق بڑھایا جا سکے گا۔ اس کے ساتھ طلبہ اور صحافیوں کو ریگولر جانچ پڑتال سے بھی گزرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ ویزا قانون سب سے پہلے صدر ٹرمپ نے ۲۰۲۰ء میں تجویز کیا تھا تاہم، بائیڈن انتظامیہ نے بعد میں اسے مسترد کردیا تھا۔ اب دوبارہ اس قانون کو لاگو کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

یوکرین جنگ 'مودی کی جنگ'، ہندوستان روس سے تیل کی خریداری بند کرے: امریکہ

نئی دہلی (ایم این این): صدر ٹرمپ کے مشیر برائے تجارت پیٹر نوارو نے ہندوستان پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ روس سے تیل خرید کر کریملن کی یوکرین کے خلاف مہم کو فنڈ کر رہا ہے۔ انہوں نے ایک مرتبہ پھر ہندوستان پر زور دیا کہ وہ روس سے تیل خریدنا بند کردے۔ انڈین مصنوعات پر ۵۰ فیصد ٹیرف کے اطلاق کے بعد امریکی چینل بلومبرگ سے بات کرتے ہوئے پیٹر نوارو نے کہا کہ وزیراعظم نریندر مودی 'وار مشین' یعنی یوکرین جنگ کو فنڈ کر رہے ہیں۔ صدر ٹرمپ کے مشیر نے یوکرین جنگ کو 'مودی کی جنگ' قرار دیتے ہوئے کہا کہ 'امن کا راستہ کچھ حد تک نیو دہلی سے گزرتا ہے۔' پیٹر نوارو کا کہنا تھا کہ انڈیا روسی تیل کم قیمت میں خرید کر کریملن کی مدد کر رہا ہے اور امریکہ کو نقصان پہنچا رہا ہے جبکہ واشنگٹن کو جواباً یوکرین کو مالی معاونت فراہم کرنا پڑتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا 'ہندوستان جو کر رہا ہے اس کی وجہ سے امریکہ میں ہر ایک ہار رہا ہے۔ صارفین، کاروبار، کارکن ہار رہے ہیں کیونکہ ہندوستان کے بھاری ٹیرف سے نوکریاں، فیکٹریاں، آمدنی متاثر ہو رہی ہے۔ اور پھر ٹیکس ادا کرنے والے ہار رہے ہیں کیونکہ ہمیں مودی کی جنگ کو فنڈ کرنا ہے۔' صدر ٹرمپ کی جانب سے انڈین مصنوعات پر ۵۰ فیصد ٹیرف عائد کرنے کے بعد امریکہ درآمد کی گئی ۵۵ فیصد سے زائد انڈین اشیا متاثر ہوں گی۔ انڈین مصنوعات پر عائد ۵۰ فیصد ٹیرف پر عمل درآمد بدھ سے شروع کر دیا گیا ہے۔ خیال رہے کہ انڈین مصنوعات کیلئے امریکہ سب سے بڑی مارکیٹ ہے۔ صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے یہ اقدام ہندوستان کی جانب سے روسی تیل خریدنے پر سزا دینے کے طور پر اٹھایا ہے۔ مشیر تجارت پیٹر نوارو نے مزید کہا کہ 'میرے لیے سب سے زیادہ پریشان کن بات یہ ہے کہ انڈینز کو اس معاملے پر بہت زیادہ غرور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے زیادہ ٹیرف نہیں عائد کر رکھا، یہ ہماری خودمختاری ہے۔ ہم جس سے چاہیں تیل خرید کر سکتے ہیں۔' انہوں نے کہا 'انڈیا سب سے بڑا جمہوری ملک ہے تو پھر ویسا رویہ بھی رکھے۔' اس سے قبل صدر ٹرمپ روس سے تیل کی خریداری پر انڈیا کو تنقید کا نشانہ بنا چکے ہیں جبکہ سیکریٹری خزانہ سکاٹ بیسنٹ یہ بھی الزام عائد کر چکے ہیں کہ امیر ترین انڈین خاندان منافع کما رہے ہیں۔

پوپ لیو کا اسرائیل سے فلسطینیوں کی جبری بے دخلی اور اجتماعی سزا کے خاتمہ کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): کیتھولک مسیحیوں کے مذہبی رہنما پوپ لیو نے اسرائیل سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ میں فلسطینی عوام کے خلاف اجتماعی سزا اور جبری بے دخلی کو روکے اور فوری و مستقل جنگ بندی کیلئے اقدامات کرے۔ ویٹیکن کے آڈیٹوریم میں ہزاروں افراد کی موجودگی میں ہفتہ وار خطاب کے دوران پوپ لیو نے ۲۲ ماہ سے جاری جنگ کے خاتمےکیلئے زور دیا، جس پر شرکاء نے دو بار بھرپور تالیاں بجا کر ان کا ساتھ دیا۔ یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب اسرائیل نے غزہ میں نئی فوجی کارروائی کی تیاریوں کا عندیہ دیا ہے۔ تاریخ کے پہلے امریکی پوپ نے حماس کے قبضے میں موجود ۵۰ یرغمالوں کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا اور عالمی طاقتوں پر زور دیا کہ وہ اس جنگ کو ختم کریں جس نے دہشت، تباہی اور موت کو جنم دیا ہے۔ پوپ نے کہا کہ میں مستقل جنگ بندی کی اپیل کرتا ہوں، انسانی امداد کے محفوظ داخلے کو یقینی بنانے اور بین الاقوامی انسانی قوانین کا احترام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ بین الاقوامی قوانین کے مطابق شہریوں کے تحفظ، اجتماعی سزا کے خاتمے، طاقت کے اندھا دھند استعمال اور آبادی کی جبری بے دخلی پر پابندی عائد ہے۔ دوسری جانب اسرائیلی وزیراعظم بنجامن نیتن یاہو نے اعلان کیا ہے کہ غزہ سٹی میں کارروائی شروع کی جائے گی، جہاں قحط اور بھوک کی صورتحال پہلے ہی بدترین شکل اختیار کر چکی ہے۔ تاہم نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ یہ اقدام حماس کو کمزور کرنے اور یرغمالیوں کی واپسی کیلئے ضروری ہے، جس پر یرغمالیوں کے خاندانوں نے شدید تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ اسی دوران یروشلم کے لاطینی اور یونانی آرتھوڈوکس پادریوں نے اعلان کیا ہے کہ غزہ سٹی میں موجود پادری اور راہبائیں اسرائیلی انخلاء کے احکامات کے باوجود اپنے مقامات پر رہیں گے کیونکہ وہاں پناہ لینے والے کمزور اور بیمار شہری کسی صورت نقل مکانی کے قابل نہیں ہیں۔ انہوں نے اسے 'موت کا حکم نامہ' قرار دیا۔ غزہ کی ہولی فیملی کیتھولک چرچ اور سینٹ پرفیریس آرتھوڈوکس چرچ میں سیکڑوں فلسطینی شہری، بشمول خواتین، بچے، بزرگ اور معذور افراد پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پوپ فرانسس نے اپنی بیماری کے آخری دنوں تک بھی ہولی فیملی چرچ کے پادری سے روزانہ رابطہ رکھ کر یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ ادھر گزشتہ ہفتے پوپ لیو نے زبردستی بے دخل کیے گئے افراد کے ایک گروہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ تمام اقوام، خواہ وہ کتنی ہی کمزور یا چھوٹی کیوں نہ ہوں، ان کے شناختی حقوق اور اپنی سرزمین پر رہنے کا حق محفوظ رہنا چاہئے، اور کسی کو بھی جلاوطنی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ واضح رہے کہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے حالیہ بیانات میں کہا ہے کہ غزہ کے عوام کو دیگر ممالک میں 'رضاکارانہ ہجرت' کے ذریعے منتقل کیا جانا چاہئے، تاہم انسانی حقوق کی تنظیموں اور فلسطینی عوام نے اس منصوبے کو جلاوطنی کی سازش قرار دیا ہے۔

بارسلونا نے غزہ اور فلسطینی شہروں کو علامتی طور پر ۱۱واں ضلع قرار دیا

نئی دہلی (ایم این این): بارسلونا کے میئر جومے کولبونی نے منگل کو اعلان کیا کہ غزہ اور دیگر فلسطینی شہروں کو علامتی طور پر بارسلونا کا ۱۱واں ضلع قرار دیا جائے گا تاکہ تعاون اور یکجہتی کو فروغ دیا جا سکے۔ کولبونی نے اردن کے دورے کے دوران یہ منصوبہ پیش کیا اور کہا کہ نیا ضلع بارسلونا کی بلدیاتی ڈھانچے کے اندر ایک تکنیکی اور بجٹ پر مبنی اکائی ہوگا۔ یہ شہر کے موجودہ ۱۰ اضلاع کی تکمیل کرے گا اور فلسطینی شہروں اور اقوام متحدہ کی ریلیف ایجنسی برائے فلسطینی پناہ گزین (UNRWA) کے ساتھ تمام تعاون کے منصوبوں کو مربوط کرے گا۔ انہوں نے کہا: "یہ اب محض دوروں پر مبنی وقتی تعاون نہیں رہا، بلکہ ایک مستقل ڈھانچہ ہے، جسے بلدیاتی ماہرین کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کیلئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ایسا ہی ڈھانچہ فلسطینی سرزمین میں یا ضرورت پڑنے پر اردن میں بھی بنایا جا سکتا ہے۔ یہ بھی پڑھئے: امن نہ ہونے پر روس اور یوکرین پر تباہ کن پابندیاں، ٹرمپ کا انتباہ تصور ۱۹۹۵ء کی اس مثال پر مبنی ہے جب بارسلونا نے سربرینیتسا نسل کشی کے بعد بحالی میں مدد کیلئے سراجیوو کو علامتی طور پر اپنا ۱۱واں ضلع قرار دیا تھا۔ یہ اقدام، جس کیلئے ابتدائی طور پر ۱۰ لاکھ یورو (۱۶ء۱ ملین ڈالر) مختص کیے گئے ہیں، اس سال کے آخر میں شروع ہوگا اور اس کا مقصد درمیانی اور طویل مدتی افق پر تعمیر نو کے کام کو شامل کرنا ہے۔ اسی ہفتے، کولبونی نے اعلان کیا کہ وہ انروا کیلئے خوراک اور دوائیوں کی فنڈنگ ۲ لاکھ یورو سے بڑھا کر ۴ لاکھ یورو کریں گے اور کہا کہ وہ غزہ، رملہ اور بیت لحم جیسے شہروں کے ساتھ تکنیکی تعاون کو بلدیاتی عملے، کونسل ڈھانچوں اور شہری وسائل کے ذریعے مستحکم اور وسعت دیں گے۔ اختتام ہفتہ پر کولبونی نے بتایا کہ انہوں نے اسرائیل اور فلسطین کا دورہ کرنے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن اسرائیلی حکام نے انہیں داخلے کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا: "ہم تعاون اور امن کے ایک مشن کا آغاز کرنے جارہے تھے، بیت لحم اور رام اللہ کے میئروں پر توجہ دیتے ہوئے۔ مقصد یہ تھا کہ فلسطینی شہروں کی حقیقت کو قریب سے جان سکیں اور اس نازک وقت میں بارسلونا کی جانب سے امداد کے راستے تلاش کریں۔"

روہنگیا نسل کشی کی ۸ویں برسی، لاکھوں پناہ گزینوں کا محفوظ وطن واپسی کا مطالبہ

نئی دہلی (ایم این این): لاکھوں روہنگیا پناہ گزین جو بنگلہ دیش کے مختلف کیمپوں میں مقیم ہیں، نے اپنی اجتماعی ہجرت کی آٹھویں برسی منائی۔ پیر کو کاکس بازار اور دیگر کیمپوں میں منعقدہ تقاریب میں ان پریشاں حال پناہ گزینوں نے اپنے وطن (راکھین ریاست) میں محفوظ واپسی کا مطالبہ کیا۔ اے پی کی تفصیلی رپورٹ کے مطابق ضلع کاکس بازار کے کٹوپالونگ کیمپ کے کھلے میدان میں یہ جمع ہوئے۔ یہ وہی جگہ ہے جسے دنیا کا سب سے بڑا پناہ گزین کیمپ بھی کہا جاتا ہے۔ ہزاروں مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جن پر لکھا تھا: "اب مزید پناہ گزینی نہیں" اور "واپسی ہی حتمی حل ہے"۔

امن نہ ہونے پر روس اور یوکرین پر تباہ کن پابندیاں، ٹرمپ کا انتباہ

نئی دہلی (ایم این این): امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے خبردار کیا ہے کہ اگر یوکرین اور روس امن کی طرف پیش رفت کرنے میں ناکام رہتے ہیں تو ان دونوں کو تباہ کن پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ منگل کو واشنگٹن سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے زور دیا کہ کیف بھی الزام سے مبرا نہیں ہے اور دونوں فریق چار سال سے زیادہ عرصے سے تباہ کن تنازع کے ذمہ دار ہیں۔ ٹرمپ نے کہا: "زیلنسکی بھی بالکل بے گناہ نہیں ہے۔ میں اس کے ساتھ اب ٹھیک تعلقات رکھتا ہوں، لیکن ہمارا رشتہ اب بہت مختلف ہے کیونکہ ہم اب یوکرین کو کوئی پیسہ نہیں دے رہے،" ٹرمپ نے اس معاہدے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا جس کے تحت نیٹو کے رکن ممالک کیف کے استعمال کے لیے امریکی ہتھیار خریدتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا: زیادہ تر نوجوان لوگ ہر ہفتے مر رہے ہیں۔ اگر میں اس کو روک سکوں، پابندیاں لگا کر، یا صرف اپنی شخصیت کے ذریعے، یا ایک مضبوط اور مہنگا ٹیرف سسٹم لاگو کر کے جو روس یا یوکرین یا جس پر بھی بھاری پڑے، تو میں ایسا کروں گا۔" ٹرمپ نے اپنے پیش رو جو بائیڈن پر بھی الزام عائد کیا کہ انہوں نے یوکرین کو روس کے ساتھ جنگ میں ملوث ہونے دیا۔ انہوں نے کہا: "کوئی بھی جنگ میں یہ سوچ کر نہیں جاتا کہ وہ ہار جائے گا۔ وہ جاتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یوکرین نے سوچا ہوگا کہ وہ جیت جائیں گے۔ لیکن وہ ایسے ملک سے لڑنے جارہے تھے جو ان سے ۱۵ گنا بڑا ہے۔ بائیڈن کو یہ ہونے نہیں دینا چاہئے

غزہ: اسرائیلی پابندیاں فاقہ کشی اور بیماریوں میں اضافہ کا سبب: ڈبلیو ایچ او

نئی دہلی (ایم این این): ڈبلیو ایچ او نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل کی جانب سے انسانی امداد کی فراہمی پر عائد کردہ رکاوٹیں برقرار رہیں اور غزہ میں متواتر اور بڑے پیمانے پر مدد نہ پہنچ سکی تو بھوک اور بیماریوں میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔ امدادی امور کیلئے اقوام متحدہ کے رابطہ دفتر (اوچا) نے کہا ہے کہ اگرچہ غزہ میں روزانہ امداد آرہی ہے لیکن اس کی مقدار ضروریات کے مقابلے میں بہت کم ہے۔ ادارے کی نمائندہ اولگا چیریکوو نے رواں ہفتے غزہ شہر میں اقوام متحدہ کی معاونت سے چلنے والے کمیونٹی کچن کا دورہ کرنے کے بعد بتایا ہے کہ بڑے پیمانے پر کھانا تیار کرنے کے ان مراکز کو چالو رکھنے میں شدید مشکلات درپیش ہیں۔ ناکافی امداد اور قحط اولگا چیریکوو نے جس مرکز کا دورہ کیا وہ ضروری سامان کی عدم دستیابی کے باعث بند ہو گیا تھا لیکن ۱۰ روز قبل اسے دوبارہ کھولا گیا ہے۔ اس کچن سے روزانہ پانچ ہزار لوگوں کو کھانا مہیا کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کھانوں کی یہ مقدار بڑی تعداد میں لوگوں کے لیے کافی نہیں تاہم غزہ میں ان دنوں لائی جانے والی امدادی خوراک کی مقدار بہت کم ہے۔ بڑے پیمانے پر غذائی مدد کی فراہمی ہی قحط کو ٹال سکتی ہے۔ دو روز قبل جنوبی غزہ کے نصر ہسپتال پر اسرائیل کے یکے بعد دیگرے دو حملوں میں پانچ صحافیوں اور چار طبی کارکنوں سمیت ۲۰ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ ڈبلیو ایچ او نے کہا ہے کہ غزہ میں پانچ لاکھ لوگ قحط جیسے حالات کا شکار ہیں جن کیلئے مناسب غذائی، طبی و آبی خدمات کی فراہمی ممکن نہیں رہی جبکہ طبی مراکز اور دیگر خدمات متواتر حملوں کی زد میں ہیں۔ انسانی ساختہ تباہی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطینیوں کے حقوق کی کمیٹی نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے بڑی مقدار میں غذائی امداد کی فراہمی میں سہولت نہ دی تو آئندہ دنوں غزہ بھر میں قحط پھیل جائے گا۔ کمیٹی نے کہا ہے کہ یہ انسانی ساختہ تباہی اسرائیل کی جانب سے غزہ کے دو سالہ تباہ کن محاصرے اور بے رحمانہ و متواتر فضائی حملوں کا نتیجہ ہے جن کے باعث علاقے میں خوراک پیدا کرنے کی صلاحیت بھی تقریباً ختم ہو گئی ہے۔ انہوں نے اسے بین الاقوامی قانون کی سنگین پامالی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ممالک اس تباہی اور غیر قانونی حالات کو فوری طور پر روکیں جو کہ ان کی قانونی اور اخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

آئس لینڈ کو مسلسل ۱۷ویں سال دنیا کا سب سے پُرامن ملک قرار دیا گیا

نئی دہلی (ایم این این): دنیا میں اس وقت چاروں طرف جنگ وجدل کا ماحول ہے لیکن کچھ ممالک ایسے ہیں جہاں آج بھی امن ہے اور عوام بے خوف ہو کر زندگی گزار سکتے ہیں۔ حال ہی میں گلوبل پیس انڈیکس نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ آئس لینڈ، آئرلینڈ، نیوزی لینڈ اور فن لینڈ یہ ۵ ممالک دنیا کے سب سے پُرامن اور محفوظ ممالک ہیں۔ یہاں عوام اطمینان کی زندگی گزارتے ہیں کیونکہ جرائم اور لوٹ مار کا یہاں دور تک کوئی امکان نہیں ہے۔ ان میں آئس لینڈ امن وامان کے معاملے میں اول نمبر پر ہے۔ وہ گزشتہ ۱۷ سال سے اس پوزیشن پر قائم ہے۔ حالانکہ یہاں موسم بے حد سخت ہوتا ہے۔ سردیوں میں آپ باہر نہیں نکل سکتے لیکن یہاں لوگ بڑے گرم جوش ہیں۔ وہ ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ لوگ رات میں بڑے آرام سے گھر سے نکلتے ہیں کیفے میں بیٹھ کر گفت وشنید کرتے ہیں۔ وہ اپنے بچوں کو کیفے کے باہر کھیلنے کیلئے چھوڑ دیتے ہیں۔ انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی کیونکہ جو باہر ہیں وہ ان کا خیال رکھنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ آئس لینڈ امن وسکون کا یہ عالم ہے

جنگ بندی اور مغویوں کی رہائی کیلئے نیتن یاہو کیخلاف اسرائیل میں شدید مظاہرے

نئی دہلی (ایم این این): غزہ جنگ کے خاتمے اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین منگل کی صبح اسرائیل میں سڑکوں پر نکل آئے۔ ان کا یہ مظاہرہ شام کو ہونیوالے سیکورٹی کابینہ کے اجلاس سے قبل سامنے آیا۔ اے ایف پی کے صحافیوں نے مظاہرین کو تل ابیب میں سڑکیں بلاک کرتے، اسرائیلی پرچم لہراتے اور قیدیوں کی تصویریں اٹھائے ہوئے دیکھا۔ تل ابیب کے شمال میں سڑکوں پر ٹائر بھی جلائے گئے۔ اسرائیلی میڈیا نے اطلاع دی۔

روس کی سلامتی کونسل پر تنقید، امریکہ پر غزہ میں پیش رفت روکنے کا الزام

نئی دہلی (ایم این این): روس نے منگل کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو غزہ کی صورتحال پر کارروائی کرنے میں ناکام ہونے پر تنقید کا نشانہ بنایا اور اس کی ذمہ داری امریکہ پر عائد کی کہ وہ کسی مؤثر اقدام کو روک رہا ہے۔ اقوام متحدہ میں روس کے ناظم الامور دمتری پولیانسکی نے نیویارک میں اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹرز میں ایک پریس کانفرنس کے دوران غزہ پر کونسل کے موقف سے متعلق سوال کے جواب میں کہا: "سلامتی کونسل یقیناً کافی کچھ نہیں کر رہی، لیکن یہ سلامتی کونسل کے اراکین کی عزم کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ یہ ایک رکن ملک کی پوزیشن کی وجہ سے ہے۔" پولیانسکی نے زور دیتے ہوئے کہا کہ غزہ کی صورتحال "انتہائی تشویشناک" ہے۔ انہوں نے کہا: "یہ واقعی غیر معمولی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جسے ہمیں سب کو، بحیثیت انسان، بحیثیت سفارتکار، اور سلامتی کونسل کے اراکین کی حیثیت سے برداشت نہیں کرنا چاہیے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ روس ہر اس شخص سے بات چیت کیلئے تیار ہے جو اس صورتحال کو بدلنا چاہتا ہے لیکن اس پر پیش رفت نہ ہونے کا الزام واشنگٹن پر عائد کیا۔ انہوں نے کہا: "بدقسمتی سے، امریکہ اب تک اسرائیل کا بہت زیادہ ساتھ دے رہا ہے اور غزہ میں کسی بھی کارروائی کو ہری جھنڈی دکھا رہا ہے، جو نہایت افسوسناک ہے۔" جب ان سے پوچھا گیا کہ آیا ماسکو غزہ کی جنگ کو نسل کشی سمجھتا ہے، تو انہوں نے کہا: "یہ روس کا کام نہیں ہے کہ وہ اس طرح کا کوئی نتیجہ نکالے، کیونکہ نسل کشی ایک قانونی اصطلاح ہے

علامہ اقبال۔۔۔

فن اور شخصیت

تحریر۔۔۔
ڈاکٹر عرفان احمد بیگ

علم نفسیات کی ایک شاخ and growth Human Personality Development کہلاتی ہے جس میں میڈیکل سائنس کی بنیادی معلومات اور قوانین کے ساتھ ساتھ نفسیاتی نظریات اور اصولوں کی بنیاد پر کسی شخص کی شخصیت کا گہرا مطالعہ کافی حد تک ممکن ہو جاتا ہے۔

ماہرین تعلیم اور ماہرین تعلیمی نفسیات کے مطابق کوئی انسان اپنی مادری زبان ابتدائی پانچ برس کی عمر میں سیکھ جاتا ہے اور اُس کی شخصیت کا بنیادی ڈھانچہ **90** فیصد تک مکمل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جب بچہ اسکول جانے کے قابل ہو جاتا ہے تو اُس کی شخصیت کی تعمیر میں تین ادارے اور اُن میں موجود شخصیات اثر انداز ہوتی ہیں۔

نمبر **1**۔ گھر جہاں ماں باپ بہن بھائی اور باقی خاندان کے افراد اثر انداز ہوتے ہیں، نمبر **2**۔ اسکول جہاں اُس کے اساتذہ اور ہم جماعت اثر انداز ہوتے ہیں اور نمبر **3**۔ اسکول اور گھر کے درمیان کھلی یا آزاد فضا جو معاشرہ ہے وہ اثر انداز ہوتا ہے۔ پہلے دو ادارے گھر اور اسکول پابند ادارے ہوتے ہیں جب کہ معاشرہ غیر پابند ادارہ ہے، یوں جب مغربی اور ترقی یافتہ ملکوں میں شخصیت کا تجزیہ اس سائنسی انداز میں کیا جاتا ہے تو وہ اُس شخصیت کا احاطہ اُس کی پرورش اور شخصیت سازی کے اعتبار سے ان اداروں اور اُن میں اُس زمانے میں اُس شخصیت کے ساتھ وقت گزارنے والوں کے انٹرویوز کی بنیادوں پر کرتے ہیں۔

اس حوالے سے پاکستان اور بھارت کی آزادی پر دو فرانسیسی نژاد مصنفین 'لاری کولنز اور ڈومینک لاپیرے کی شہرہ آفاق کتاب **MidnightatFreedom** کی مثال دی جا سکتی ہے۔ اس کتاب میں چار اہم شخصیات موہن داس گاندھی، قائداعظم محمد علی جناح، لارڈ ماونٹ بیٹن اور جواہر لال نہرو کو ہندوستان کی تقسیم اور آزادی کے اہم واقعات اور ان کی جانب سے کئے جانے والے اقدامات کی روشنی میں پرکھا گیا ہے۔

کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں مصنفین نے ان چاروں کی شخصیت کے بارے میں پہلے بہت کچھ پڑھا اور پھر ان پر قلم اُٹھایا۔ اس انداز یا طریقہ کار کو میں ہمیشہ شخصیت نگاری، شخصی خاکہ لکھنے کے لحاظ سے بہت مفید سمجھتا ہوں لیکن یہاں میں دین اسلام کے اسکالروں کی آرا جو روح کے حوالے سے ہیں اس کو بھی بنیادی اہمیت دیتا ہوں، دینی اسکالرز روح کے بارے میں یہ وضاحت کرتے ہیں کہ روحیں عالم ارواح میں موجود ہوتی ہیں اور جب شکم مادر میں بچہ چار ماہ اور دس دن کا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کے بدن میں روح داخل کر دیتا ہے، یہی انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی دلیل ہے۔

جان سے جانور یعنی ایسی تمام مخلوقات جو زندہ ہیں اور حرکت کرتی ہیں، پھر پودے درخت اور دیگر ایسی ہی جاندار اشیا آتی ہیں، مگر انسان ایک روح بھی رکھتا ہے جو بنیادی طور پر پاک ہوتی ہے اور اسی روح سے روحانیت کا تعلق ہے جو انسان کے نفسیاتی نظام سے جدا ہے۔ ماہرین نفسیات شکم مادر میں شخصیت پر ماں کی سوچوں، جذبات اور بیرونی آوازوں کے ممکنہ اثرات کے نظریات پیش کرتے ہیں۔ اس حوالے سے بلوچستان کے تاریخی کردار میر نصیر خان نوری خان آف قلات کا ذکر کروں گا۔ یہی وہ مجاہد تھے جو احمد شاہ ابدالی کے ہمراہ اپنا لشکر لے کر ہندوستان میں مرہٹوں سے مقابلے کے لیے گئے اُن کے بارے میں روایت ہے کہ جب وہ جنگ میں مصروف تھے تو کسی بدخواہ نے میر نصیر خان نوری کی ماں سے کہا کہ تمہارا بیٹا میدان جنگ منہ موڑ کر بھاگ گیا ہے۔

اس پر میر نصیر خان نوری کی ماں نے گرج کر جواب دیا ہرگز نہیں! میں نے کبھی اپنے بیٹے کو بغیر وضو کے دودھ نہیں پلایا، میرا بیٹا کبھی ایسا نہیں کر سکتا، یہی ہماری برصغیر کی جدید تاریخ میں بی اماں کی حیثیت ہے جو مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی کی والدہ تھیں ایسی کئی عظیم ماؤں کا کردار ہمیں تاریخ میں ملتا ہے۔

اقبال کی شخصیت پر اثر انداز ہونے والی پہلی عظیم شخصیت کی والدہ ہیں جن کی وفات پر **83** اشعار پر مشتمل ایک طویل نظم علامہ اقبال نے ''والدہ مرحومہ کی یاد میں'' کے عنوان سے لکھی۔ اس نظم کے چند اشعار کچھ یوں ہیں۔

گریہ سرشار سے بنیاد جاں پائندہ ہے
درد کے عرفاں سے عقلِ سنگدل شرمندہ ہے
موجِ دودِ آہ سے آئینہ ہے روشن مرا
گنجِ آب آورد سے معمور ہے دامن مرا
حیرتی ہوں میں تری تصویر کے اعجاز کا
رخ بدل ڈالا ہے جس نے وقت کی پرواز کا
رفتہ و حاضر کو گویا پا بپا اس نے کیا
عہد طفلی سے مجھے پھر آشنا اس نے کیا
جب ترے دامن میں پلتی تھی وہ جانِ ناتواں
بات سے اچھی طرح محرم نہ تھی جس کی زباں
اور اب چرچے ہیں جس کی شوخیِ گفتار کے
بے بہا موتی ہیں جس کی چشمِ گوہر بار کے
علم کی سنجیدہ گفتاری بڑھاپے کا شعور
دنیوی اعزاز کی شوکت، جوانی کا غرور
زندگی کی اوج گاہوں سے اتر آتے ہیں ہم
صحبتِ مادر میں طفلِ سادہ رہ جاتے ہیں ہم
خاک مرقد پر تری لے کر یہ فریاد آؤں گا
اب دعائے نیم شب میں کس کو میں یاد آؤں گا

اور پھر نظم کے آخری شعر میں والدہ مرحومہ کو بھرپور انداز میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

یوں مجھے یہاں اقبال کی شخصیت کی تعمیر میں روحانی اور نفسیاتی اعتبار سے اقبال کی والدہ مرحومہ عظیم خاتون اور عظیم ماں دکھائی دیتی ہیں۔ ہمارے ہاں جب کوئی شخص کوئی زبردست کام کرے تو اکثر لوگ اُس کی ماں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں شاباش ہے اسکی ماں کو جس نے ایسا بیٹا پیدا کیا۔ علامہ اقبال **9** نومبر **1877**ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی دینی تعلیم گھر میں حاصل کی، والد شیخ نور محمد کپڑے کی تجارت کرتے تھے پھر پرائمری، مڈل اور ہائی اسکول کی تعلیم اسی شہر کے مشن اسکول سے حاصل کی۔

1889ء میں اسی اسکول میں کالج کی انٹرمیڈیٹ کلاسوں کا آغاز ہو گیا اور بعد میں اسی کالج کا نام مرے کالج ہوا اور ابتدا میں اس کے پرنسپل ڈبلیو ینگ سب مقرر ہوئے اور ان کے ساتھ کالج میں صرف دو پروفیسر تھے جن میں سے ایک مولوی میر حسن تھے۔ **1893**ء میں اسی اسکاچ مشن کالج (مرے کالج) میں فرسٹ ائیر میں علامہ اقبال نے داخلہ لیا اس کے بعد علامہ اقبال نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے فلاسفی، لندن سے قانون کی ڈگری اور جرمنی کی میونخ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

ماں کے بعد اگر علامہ اقبال کسی کی تعلیم و تربیت اور روحانی و علمی تربیت کے لحاظ سے متاثر ہوئے تو وہ اُن کے استاد مولوی میر حسن تھے اور اس کا کھلا اعتراف اُنہوں نے اُس وقت کیا جب انگریز سرکار نے اُن کی علمی و فکری شخصیت اور خدمات کو تسلیم کرتے ہوئے ''سر'' کا خطاب دیا تو اُنہوں نے انگریز سرکار کے سامنے یہ شرط رکھی کہ جب تک میرے استاد محترم مولوی میر حسن کو شمس العلماء کا خطاب نہیں دیا جاتا اُس وقت تک وہ ''سر'' کا خطاب نہیں لیں گے اور پھر انگریز سرکار نے ایسا ہی کیا۔

علامہ اقبال کی عربی اور فارسی تعلیم بنیادی طور پر اُن کی فکر اور شاعری کے لیے بہت اہم ثابت ہوئی، عربی تعلیم نے اُنہیں تفہیم القران کی بھرپور صلاحیت بخشی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اُنہیں ایسی عظیم روحانی قوت بخشی تھی، اُن کے قریبی ساتھیوں اور رشتہ داروں کے بیانات کے مطابق علامہ اقبال جب قرآن پڑھتے تھے تو بے قرار ہو کر روتے جاتے تھے اور آخری عمر میں تو اُن کے پرانے خادم، علی بخش کے مطابق وہ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے اتنا روتے کہ بعد میں قرآن کو دھوپ میں رکھ کر خشک کیا جاتا۔ مختلف ادوار میں ایسا کوئی ایک آدھ ہی خوش قسمت دنیا کو نصیب ہوتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ یہ روحانی صلاحیت بخشتا ہے کہ اُسے قرآن کی آیات کی روح بھی سمجھ آتی ہے وہ ان مفاہیم کو اپنی روح میں جذب کرتا جاتا ہے۔

یہی صورت علامہ اقبال کی تھی اور یقیناً اس کا پرتو ہی اُن کی قومی شاعری میں بھرپور طور پر دکھائی دیتا ہے اور اُن کی پوری قومی شاعری میں کوئی شعر ایسا نہیں جو بھرپور اثر نہ رکھتا ہو۔ علامہ اقبال کا کمال یہ ہے کہ اُن کا آئیڈیل انسانوں میں کیا تمام انبیاء میں سب سے افضل و اعلیٰ آخری نبی حضرت محمد ﷺ تھے۔ اقبال نے جس روحانی پاکیزگی سے قرآن کو سمجھا اسی طرح انکو بھی سمجھا جن پر قرآن کا نزول ہوا۔ اُنہوں نے احادیث سے بھی اسی روحانی معرفت کے ساتھ فیض

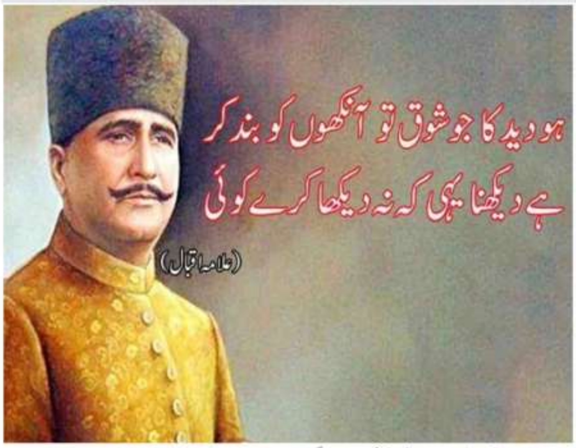

حاصل کیا جیسے قرآن پاک سے، علامہ کی عمر کوئی **35** برس ہو گی جب طرابلس کی جنگ ہوئی، اُنہوں نے اس جنگ کا بہت گہرا اثر لیا اور اس پر نظمیں لکھیں۔ ایک نظم عنوان (حضورِ رسالت مآب میں) یوں ہے۔

گراں جو مجھ پہ یہ ہنگامہ زمانہ ہوا
جہاں سے باندھ کے رختِ سفر روانہ ہوا
قیودِ شام و سحر میں بسر تو کی لیکن
نظامِ کہنہ عالم سے آشنا نہ ہوا
فرشتے بزمِ رسالت میں لے گئے مجھ کو
حضورِ آیۂ رحمت میں لے گئے مجھ کو
کہا حضور ﷺ نے اے عندلیبِ باغِ حجاز!
کلی کلی ہے تری گرمیِ نوا سے گداز
ہمیشہ سرخوشِ جامِ ولا ہے دل تیرا
فتادگی ہے تری غیرتِ سجودِ نیاز
اُڑا جو پستیِ دنیا سے تُو سوئے گردوں
سکھائی تجھ کو ملائک نے رفعتِ پرواز
نکل کے باغ جہاں سے برنگِ بُو آیا
ہمارے واسطے کیا تحفہ لے کے تُو آیا
حضور ﷺ! دہر میں آسودگی نہیں ملتی
تلاش جس کی ہے وہ زندگی نہیں ملتی
ہزار لالہ و گل ہیں ریاضِ ہستی میں
وفا کی جس میں ہو بُو، وہ کلی نہیں ملتی
مگر میں نذر کو اک آبگینہ لایا ہوں
جو چیز اس میں ہے، جنت میں بھی نہیں ملتی
جھلکتی ہے تری امت کی آبرو اس میں
طرابلس کے شہیدوں کا ہے لہو اس میں

بانگ درا میں اس نظم کے بعد نظم (شفاخانہ حجاز) کے عنوان سے ایک نظم ہے اور پھر مشہور نظم (جواب شکوہ) ہے جس کے آخری اشعار میں جب نبی کریم ﷺ کے حوالے سے فکر و احساس کا اظہار سامنے آتا ہے تو ہر قاری سامع یا ناظر، اقبال کی روحانی قوت اور معرفت کو اپنے دل میں دھڑکتا ہوا پاتا ہے اور اقبال کا جذبہ، عشق نبی ﷺ اپنے عروج پر دکھائی دیتا ہے وہ کہتے ہیں:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں عشقِ محمد ﷺ سے اجالا کر دے
ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

علامہ اقبال کا پہلا مجموعہ کلام (بانگ درا) شائع ہوا تو اس کا دیباچہ سر شیخ عبدالقادر نے لکھا جو مخزن کے ایڈیٹر بھی رہے تھے۔ اُنہوں نے اس کے آغاز ہی میں لکھا ''اگر میں تناسخ کا قائل ہوتا تو ضرور کہتا مرزا اسداللہ خان غالب کو اردو اور فارسی کی شاعری سے جو عشق تھا اُس نے ان کی روح کو عدم میں جا کر بھی چین نہ لینے دیا اور مجبور کیا وہ پھر کسی جسد خاکی میں جلوہ افروز ہو کر شاعری کے چمن کی آبیاری کرے اور اس نے پنجاب کے ایک گوشے میں 'جسے سیالکوٹ کہتے ہیں' دوبارہ جنم لیا اور محمد اقبال نام پایا''۔

یہاں سر عبدالقادر بیرسٹرایٹ لاء نے اقبال کو غالب کا ہم پلہ قرار دیا، ادب شناس غالب کو بہت عظیم شاعر قرار دیتے ہیں اور بلاشبہ ایسا ہی ہے، مگر میں نے اقبال کے حوالے سے یہ کہا کہ اقبال کا کلام 'جو اقبال کو نہ صرف عظیم شاعر بناتا ہے بلکہ اردو کے سب سے بڑے پُر اثر شاعر کے طور پر منواتا ہے۔

اس کی بنیادی وجہ میں نے درج بالا سطور میں بیان کی ہے کہ اُن کی شخصیت روحانی اعتبار سے دوسرے تمام شعرا دانشوروں سے بہت زیادہ طاقتور اور مضبوط ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ نفسیاتی، علمی، طور پر بھی ایک مضبوط شخصیت کے مالک تھے، اور اس کا اعتراف اقبال کو پڑھنے والا ہر قاری کرتا ہے۔

اب ہم اُن کی شخصیت کے دوسرے پہلوؤں پر نظر ڈالتے ہیں۔ اقبال بطور ماہر قانون برطانیہ، امریکہ اور یورپ کے دیگر ملکوں کے آئینی سیاسی نظاموں سے واقف تھے، وہ اُس زمانے کے تمام اہم دساتیر عالم کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے اور اس تناظر میں وہ ہندوستان میں انگریز کے زمانے میں ہونے والی قانون سازی اور پارلیمانی نظام کے مرحلہ وار تعارف پر بھی نظر رکھے ہوئے تھے۔ اُس فضا اور اُس کے تمام پس منظر کا پورا شعور بھی اُنہیں تھا۔

وہ نہ صرف انقلاب فرانس کے تمام پہلوؤں کا گہرا ادراک رکھتے تھے بلکہ اس کے منفی اور مثبت اثرات کو بھی دنیا پر مرتب ہوتے دیکھ رہے تھے۔ اُن کے سامنے ہی روس کا اشتراکی انقلاب آیا تھا۔ چین جس انقلاب کی جانب بڑھ رہا تھا اُس کا نقشہ بھی ان کے ذہن میں تھا۔ اس تناظر میں اُن کے کئی اشعار کے علاوہ اُن کی نظمیں 'لینن خدا کے حضور میں' اور 'کارل مارکس کی آواز' اُن کے عصری شعور کی آئینہ دار ہیں، اور پھر ساقی نامہ میں چین کے انقلاب کے بارے میں پیش گوئی واضح دکھائی دیتی ہے:

پرانی سیاست گری خوار ہے
زمیں میر و سلطاں سے بیزار ہے
گیا دورِ سرمایہ داری گیا
تماشہ دکھا کر مداری گیا
گراں خواب چینی سنبھلنے لگے
ہمالہ کے چشمے ابلنے لگے

علامہ اقبال کی بصیرت کا اہم ترین نکتہ **1930**ء کا مسلم لیگ کا سالانہ جلسہ الہ آباد تھا جس کے صدارتی خطبہ میں ہی اُنہوں نے پاکستان کا واضح تصور دیا تھا، حالانکہ اس سے دو برس پہلے **1928**ء میں موتی لال نہرو نے میثاق لکھنو کو مسترد کرتے ہوئے اپنی نہرو رپورٹ پیش کر دی تھی۔ اس کے جواب میں قائداعظم نے **1929**ء میں اپنے چودہ نکات پیش کرتے ہوئے یہ کوشش کی تھی کہ کسی طرح کانگریس اور مسلم لیگ کے درمیان ہونے والے **1916**ء کا معاہدہ، میثاق لکھنو محفوظ رہ جائے لیکن یہاں قائداعظم کی یہ آواز بدقسمتی سے آل انڈیا کانگریس نہیں سن سکی۔

اس کے ایک سال بعد ہی **1930**ء میں علامہ اقبال نے الہ آباد میں فیصلہ کن انداز اختیار کیا کیونکہ وہ اپنے روحانی وجدان سے بالکل ٹھیک ٹھیک اندازہ کر چکے تھے اور دو قومی نظریہ کے تحت فیصلہ کر چکے تھے کہ اب یہ دو قومیں مل کر ایک ہندوستان میں نہیں رہ سکتیں۔

1939ء میں دوسری جنگ عظیم ہوئی اور کانگریس نے انگریز سرکار پر بھرپور دباؤ ڈالتے ہوئے وزارتوں سے استعفیٰ دے دیا تھا اپنی موت سے قبل ہی اقبال اپنے وجدان کی بنیاد پر ہی ناراض ہو کر برطانیہ منتقل ہو جانے والے قائداعظم محمد علی جناح کو اصرار کر کے واپس ہندوستان آنے پر راضی کر گئے تھے اور بتا دیا تھا کہ ہندوستان کے مسلمانوں کو آپ کی ضرورت ہے اور آپ ہی ان کو آزادی دلوا سکتے ہیں۔

اقبال کی موت کے دو سال بعد جب لاہور میں قرارداد پاکستان **1940**ء میں منظور ہو رہی تھی تو بشمول قائداعظم اس تاریخی اجلاس میں شریک تمام رہنما یہ جانتے تھے کہ وہ آج جس دستاویز پر دستخط کر رہے ہیں اس کا خواب یہاں سے چند میٹر کے فاصلے پر شاہی مسجد کے پہلو میں دفن حکیم الامت، شاعر مشرق اور مصور پاکستان نے اپنی فکر اور پُر اثر شاعری سے ہندوستان کے کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں تحریر کر دیا تھا۔

اسی طرح علامہ اقبال بعد میں **1930**ء سے **1932**ء تک لندن میں ہونے والی گول میز کانفرنسوں کے حوالے سے ہندوستان کے لیے ہونے والی انگریزوں کی سیاسی منصوبہ بندی اور قانون سازی سے بھی واقف تھے تو وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جنگ عظیم اول کے بعد **1930**ء سے عالمی سطح پر رونما ہونے والی عظیم عالمی کساد بازاری کے کیا اثرات مرتب ہوں گے اور اپنے وژن کے ساتھ ہی اُنہوں نے لیڈر کی تعریف یوں واضح کی

نگاہ بلند سخن دلنواز جاں پُرسوز
یہی ہے رختِ سفر میرِ کارواں کے لیے

1930ء ہی وہ سال ہے جب سابق سوویت یونین میں کمیونسٹ انقلاب کی کامیابی کے بعد اشتراکی نظریہ مشرقی یورپ کی جانب بھی بڑھ رہا تھا اور چین میں بھی اپنے قدم جما رہا تھا۔ اس کی کامیابی میں روسی ادب کو اہم مقام حاصل ہے اور باوجود اس کے کہ **1990**ء میں سابق سوویت یونین اور اشتراکی نظام کے خاتمے کو آج **33** برس گزر چکے ہیں۔

اشتراکی ادب دنیا کو اب بھی متاثر کر رہا ہے۔ علامہ اقبال اسلام کے بنیادی عقائد پر قائم رہتے ہوئے فکری اعتبار سے اور بہت متوازن انداز میں اشتراکی نظریات کو اپنی شاعری میں زیر بحث لائے، اسی طرح جہاں وہ نظریہ ارتقا کے بانی ڈارون کو مخاطب کرتے ہوئے انسانی عظمت کو یوں بیان کرتے ہیں:

خردمندوں سے کیا پوچھوں کہ میری ابتدا کیا ہے
کہ میں اس سوچ میں رہتا ہوں کہ میری انتہا کیا ہے

اسی طرح وہ قوم پرستی کے اعتبار سے نیٹشے کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں:

اگر وہ مجذوب فرنگی ہوتا اِس زمانے میں
تو اقبال اُس کو بتلاتا مقامِ کبریا کیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ اقبال کے زمانے میں دنیا بدل رہی تھی۔ دنیا میں بڑے لیڈر، عظیم ماہرین اور سائنس دان پیدا ہوئے۔ ادب، فلسفہ، نفسیات اور سماجیات میں بھی بڑی قد آور شخصیات پیدا ہوئیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اقبال ہی اُس وقت برصغیر میں وہ عظیم شخصیت تھے جو اپنے علم مطالعے اور روحانی وجدان کی بنیاد پر نہ صرف دنیا کے اِن فلاسفروں، دانشوروں کے حقیقت پر مبنی نظریات کو تسلیم کرتے ہوئے سراہتے ہیں تو ساتھ ہی ان کے مقبول عام مگر غلط نظریات کو دلائل کی بنیاد پر رد کرتے ہیں۔

ہمارے ہاں اقبال سے پہلے غالب عظیم شاعر تھے جن کو اقبال نے اپنے اشعار میں خراج عقیدت پیش کیا ہے اور اقبال کے بعد ہمارے ادب میں فیض احمد فیض ایک بڑے شاعر ہیں، فیض احمد فیض نے علامہ اقبال کو اپنے پہلے مجموعہ کلام نقش فریادی میں یوں خراج عقیدت پیش کیا ہے، نظم کا عنوان (اقبال)

آیا ہمارے دیس میں اک خوش نوا فقیر
آیا اور اپنی دُھن میں غزل خواں گزر گیا
سنسان راہیں خلق سے آباد ہو گئیں
ویران میکدوں کا نصیبہ سنور گیا
تھیں چند ہی نگاہیں جو اُس تک پہنچ سکیں
پر اُس کا گیت سب کے دلوں میں اتر گیا
اب دُور جا چکا ہے وہ شاہِ گدا نما

وطن سرینگر

ندی نالوں اور دریاؤں میں سیلابی صورتحال

کیا ہم ایک سیلابی آتش فشاں پر رہ رہے ہیں؟

گزشتہ ایک دو روز کی بارشوں اور اس کے بعد وادی کے ندی نالوں میں پیدا ہوئی صورتحال نے ایک بار پھر اہلیان وادی کو تشویش میں مبتلاء کر کے سال **2014**ء کی یادیں تازہ کردی تھیں اور جنوبی کشمیر کے اننت ناگ سے آنے والی تصاویر اور ویڈیوز انسان کے پاؤں تلے زمین کھسکانے کے لئے کافی ہیں۔ اننت ناگ کے لالچوک علاقے میں سیلابی پانی کے ریلے بستیوں کے ساتھ ساتھ بازاروں میں گھس گیا اور اس طرح سے یہ سیلابی پانی لاکھوں روپے مالیت کی املاک کے نقصان کا موجب بن گیا۔ جنوبی کشمیر کے کچھ علاقوں میں سیلابی پانی کی تباہ کاریوں کے بعد دریائے جہلم میں پانی کی سطح یکا یک بڑھ گئی اور ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اگر بارش مزید ایک دو گھنٹوں تک جاری رہتی تو سرینگر اور شمالی کشمیر کے نشیبی علاقوں میں پانی گھس جاتا۔ قدرت کا کرم تھا کہ اب کی بار بارشیں بہت جلد رُک گئیں اور اس طرح سے گزشتہ شام سے ہی دریائے جہلم میں پانی کی سطح کم ہونے لگی اور جمعرات کی شام تک دریائے جہلم میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے کافی نیچے چلی گئی تھی اور یوں سیلاب کا خطرہ ٹل گیا۔ اگرچہ ڈویژنل کمشنر کشمیر نے ایک پریس کانفرنس کے دوران اگلے دس بیس دنوں کو انتہائی اہم قرار دیا تاہم اب ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اب سیلاب کا خطرہ مکمل طور ٹل گیا ہے اور شائد اب لوگوں کو اس اعتبار سے ذہنی پریشانی سے بھی نجات مل گئی۔ مگر اب کی بار سیلاب کا خطرہ ٹل جانے سے کیا واقعتاً سیلاب کا خطرہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ٹل گیا ہے اور کیا ہم اپنے ندی نالوں اور دریاؤں اور پھر ماحولیات کے حوالے سے اس قدر سنجیدہ ہو گئے ہیں کہ ہمیں کسی چیز کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے؟۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہم میں سے ہر ایک کو ایک تو خود سے اور پھر ایک دوسرے سے پوچھ لینا چاہئے۔ اگر ہم گزشتہ چند سال کی موسمی صورتحال پر نظر دوڑاتے ہیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ جموں وکشمیر کے موسم میں اب وہ اعتدال واستحکام نہیں رہا ہے جو کسی زمانے میں یہاں کے موسمیاتی منظرنامے کا خاصا ہوا کرتا تھا۔ گزشتہ چند برسوں کے دوران جموں وکشمیر کے مختلف علاقوں حتیٰ کہ جموں وکشمیر سے باہر بھی بادل پھٹنے اور آسمانی بجلیاں گرنے کے واقعات میں ہوشربا اضافہ ہوا ہے اور اس دوران جو مال وجان کا نقصان ہوا ہے اُس کا ماضی میں کوئی ثانی یا ریکارڈ نہیں ملتا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ہم نے ندی نالوں اور دریاؤں کے نزدیک بے ہنگم تعمیرات اور بستیاں کھڑا کر دی ہیں اور ایسا کرتے وقت نہ حکومت نے ہی کوئی کاروائی عمل میں لائی اور نہ ہی ہم نے اپنے بقاء کی حس کو جگائے رکھنے کی کوئی سعی وکوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دریاؤں اور ندی نالوں کے بہنے کہ جگہ سکڑ گئی اور آئندہ جب بھی بھی وادی کے اندر لگاتار کئی روز تک بارشیں ہوئیں تو یہ ہمارے لئے ایک انسانی المیہ ثابت ہوگا۔ حکومت وقت کو اس سلسلے میں طویل مدتی منصوبہ بندی کرنا ہوگی اور عام لوگوں کو بھی اپنے آپ کو یہ بات ذہن نشین کرانا ہوگی کہ ندی نالے اور دریاؤں کے کنارے پانی کے بہاؤ کیلئے ہوتے ہیں اور یہاں حد سے زیادہ انسانی مداخلت کسی آفت اور المیہ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ ہمارے پالیسی سازوں کو اس سلسلے میں سوچ وبچار کرنا ہوگا اور لوگوں کے اندر اس حوالے سے بیداری پیدا کرنا ہوگی۔

جنت کی وادی میں جرائم کا بازار!

تحریر۔۔۔۔۔۔۔۔۔گلفام بارجی
بارجی ہارون سرینگر

جنت بینظیر کہلانے والی وادی کشمیر میں ہر گزرتے دن کے ساتھ جرائم میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ یہ جرم چاہے کسی بھی نوعیت کا ہو جرم آخر جرم ہی ہوتا ہے۔ یہاں ہمیں آئے روز یہ خبریں پڑھنے اور سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں جگہ بیٹے نے باپ کو مار ڈالا یا بیٹے نے ماں کو مار ڈالا۔ بھائی نے بھائی کا قتل کر ڈالا یا دیور نے بھابی کو ابدی نیند سلا دیا۔ اس کے علاوہ وادی کشمیر سے ہی دیگر دل دہلانے اور گھناؤنے جرائم کی خبریں آئے دن ہمیں سننے اور پڑھنے کو ملتی ہیں ان خبروں کو سنکر یا پڑھکر انسان کی روح کانپ اٹھتی ہے۔ ایک دور میں اسطرح کی خبریں دنیا کے دیگر ممالک سے موصول ہوا کرتی تھیں لیکن زمانہ تیز رفتاری سے بدلتا گیا اب یہ دردناک۔ دل دہلانے اور گھناؤنی خبریں ہمیں اس جنت بینظیر کہلانے والی وادی کشمیر سے آئے روز سننے اور پڑھنے کو ملتی ہیں جس وادی کو صوفیوں۔ اولیاؤں اور ریشیوں کی سرزمین کہتے ہیں۔ دراصل زمانہ بدلا نہیں انسان اور اس کا ذہن بدل گیا ہے۔ اگر انسان اور اس کا ذہن بدلا نہیں ہوتا تو ایک درندہ صفت شیطانی ذہن رکھنے والا انسانی شکل میں حیوان ایک جوان سال لڑکی کو قتل کر کے اس کی لاش کو بے دردی کے ساتھ ٹکڑے ٹکڑے نہیں کرتا۔ ایک جنگلی جانور نما بیٹا اپنی اس ماں کو ابدی نیند نہیں سلاتا جس ماں نے اسے نو ماہ اپنی کوکھ میں رکھ کر ہر طرح کی سختی کو برداشت کر کے اسے جنم دیکر اور ہر طرح کی پرورش کر کے بڑا کیا اس امید کے ساتھ کہ کل میرا بیٹا میرا سہارا بنے گا لیکن دنیا سے بیخبر بیچاری اس ماں کو کیا معلوم کہ یہی بیٹا کل اس کا قاتل ثابت ہوگا۔

حدیث نبویؐ ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے لیکن یہی بیٹا اس جنت کو کس طرح جہنم میں بدل دیتا ہے یہ اب یہاں کی روز کی کہانی بن گئی ہے۔ ان جرائم کو انجام دینے والے درندوں کی اکثر یہی کہانی ہوتی ہیکہ ان درندی کو منشیات کی لت لگ چکی تھی۔ وادی کشمیر جسے جنت بینظیر بھی کہا جاتا ہے منشیات فروشوں کی آماجگاہ بن چکی ہے یہاں کا نوجوان منشیات کی اس لت میں بری طرح سے پھنستا جا رہا ہے۔ جس نوجوان کو منشیات کی لت لگ چکی ہے اس نوجوان کو چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں ہیا اور نا ہی ماں باپ۔ بھائی بہن یا بھابی کے عزت کی کوئی پرواہ ہے۔ اگرچہ جموں وکشمیر پولیس ان منشیات فروشوں پر اپنا شکنجہ مضبوط کرتا جا رہا ہے اور آئے دن جموں وکشمیر کے کسی نہ کسی علاقے سے ان بے ضمیر منشیات فروشوں کو پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیتے ہیں حتیٰ کہ ان منشیات فروشوں میں خواتین بھی شامل ہیں تاہم ہمارے سماج میں کئی ایسے لالچی اور خود غرض عنصر بھی موجود ہیں جو چہروں سے بالکل معصوم دکھتے ہیں ان بے ضمیر منشیات فروشوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ پولیس کے پاس کوئی جادوئی علم تو ہے نہیں کہ وہ ان بے ضمیر منشیات فروشوں کو اس جادوئی علم سے قابو کر سکیں البتہ عوام کا فرض بنتا ہیکہ وہ از خود ان عنصر کی نشاندہی کریں جو ہمارے سماج کو کھوکھلا کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اوران کے بارے میں پولیس کو آگاہ کریں۔ جب تک نہ ہم اس منشیات کی بدعت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے پولیس کو اپنا تعاون فراہم نہیں کریں گے تب تک ہمارے نوجوان منشیات کا شکار ہوتے رہیں گے اور گھناؤنے جرائم پیش آتے رہیں گے۔

حالیہ پارلیمنٹ سیشن کے دوران (**NDDTC**) **TreatmentDependenceDrugNational Center** نے ایک سوال کے جواب میں انکشاف کیا کہ جموں وکشمیر میں ایک میلین افراد نشے کے عادی بن چکے ہیں جو ہم سب کے لئے لمحہ فکریہ ہے؟ کیا ہم اس بات سے بے خبر ہیں کہ ہمارے محلے۔ ہمارے گاؤں یا ہمارے آس پڑوس میں کون سے نوجوان نشے کے عادی بن چکے ہیں؟ کیا ہمارا فرض نہیں بنتا ہیکہ ہم اپنے محلے۔ اپنے گاؤں یا اپنے آس پڑوس میں نظر رکھیں؟ ہاں یہ بات بھی صحیح ہے کہ جب ہم اپنے آس پڑوس کے نشے کے عادی نوجوانوں کے بارے میں ان کے والدین سے شکایت کرتے ہیں تو کچھ ایسے بھی جاہل والدین ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کو سدھارنے اور نصیحت کرنے کے بجائے شکایت کنندہ گان پر ہی ٹوٹ پڑتے ہیں اور انہیں برا بھلا کہتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نشے کے عادی ان کے بچے بلا کسی خوف و ڈر منشیات کا کھلے عام استعمال کرتے ہیں جو پورے سماج کے لئے نقصان دہ چیز ہے۔ منشیات فروشوں کے خلاف جس محنت اور لگن سے جموں وکشمیر پولیس دن رات کام کر رہی ہے اس کام کے لئے جموں وکشمیر پولیس واقعی قابل تعریف ہے۔ اس بات سے ہم بخوبی واقف ہیں کہ گزشتہ کئی برسوں سے وادی میں جتنے بھی چھوٹے بڑے جرائم کے معاملے پیش آئے اور ان جرائم کو انجام دینے والے افراد کو جموں کشمیر پولیس نے بالکل کم وقت میں طشت از بام کر کے سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا۔ میری ذاتی سوچ یہ ہیکہ وادی میں منشیات کے پھیلاؤ کی سب سے بڑی وجہ والدین کا اپنے بچوں کی طرف وقت پر توجہ نہ دینا۔ ان کی ہر فرمائش کو پورا کرنا۔ ضرورت سے ذیادہ لاڑ پیار کرنا اور ضرورت سے ذیادہ جیب خرچہ دینا یہاں تک کہ موبائل فون کے غلط استعمال سے بھی بچہ بگڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اس بات کا مشاہدہ آپ لوگوں نے بھی کیا ہوگا کہ آجکل کے نوجوانوں میں قوت برداشت کا فقدان ہے چھوٹے بڑے کی تمیز نہیں رہی ان میں۔ شرم وحیا اور اپنے سے بزوں کی عزت کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

بچے کی پہلی تربیت گاہ اس کا گھر ہوتا ہے اور اس گھر میں جس تربیت سے بچے کو پال پوس کر بڑا کیا جائے گا وہی تربیت بڑا ہو کر بچے کے کام آئے گی۔ اگر تربیت صحیح ہوگی تو بچہ انپیلئے۔ اپنے والدین۔ اپنے خاندان اور دوسروں کے لئے باعث راحت ثابت ہوگا اور اگر غلط تربیت میں پرورش ہوئی ہوگی تو یہی بچہ پورے سماج کے لئے باعث زحمت ثابت ہوگا اور یہی بچے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی غلط کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ منشیات کی لت جیسی لعنت بھی ان ہی جیسے نوجوانوں کو اپنی لپیٹ میں لیلیتی ہے۔ وقت کی اہم ضرورت ہیکہ والدین اپنے بچوں کی پرورش اسطرح کریں کہ کل یہ بچے جوان ہو کر دوسروں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں۔ اس کے علاوہ مسجد کمیٹیاں۔ محلہ کمیٹیاں اور دیگر لوگ رضا کارانہ طور پر منشیات کے خلاف کام کریں اور جنت بینظیر وادی کشمیر کو منشیات سے صاف وپاک رکھنے میں جموں وکشمیر پولیس کی مدد کریں اور ساتھ ہی ساتھ آئمہ مساجد کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ منشیات کے خلاف وعظ وتبلیغ کریں تب جا کے ہم جنت کہلانے والی اس وادی سے جرائم کے بازار کو کسی حد تک بند کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

کچھ بھی کر! فیس بک پر ڈال

ازقلم۔۔۔۔۔فاضل شفیع فاضل

فیس بک ایک آن لائن سوشل میڈیا ویب سائٹ ہے جس کا آغاز فروری **2004** میں کیا گیا۔ شروعات میں فیس بک کی سائٹ محض یہ کالج تک محدود تھی لیکن کچھ ہی مدت میں فیس بک سائٹ کو پوری دنیا کی پذیرائی مل گئی۔ یہ ایک ایسی آن لائن سوشل میڈیا سائٹ ہے جس میں ہم ایک دوسرے سے جب چاہے اور جب مرضی رابطے میں رہ سکتے ہیں اور اپنی تصاویر اور ویڈیوز شیئر کر سکتے ہیں۔ فیس بک پر ہر ماہ **2.5** بلین تصاویر اپلوڈ ہوتی ہیں۔ فیس بک دنیا کا مقبول ترین سوشل میڈیا نیٹ ورک ہے۔ آپ کو یہ جان کر حیرانی ہوگی کہ فیس بک کو روزانہ استعمال کرنے والے صارفین کی تعداد **2** ارب ہے۔ کوئی ہی فرد ایسا ہوگا جو آج کی تاریخ میں فیس بک کا استعمال نہ کرتا ہو۔ فیس بک کی ایجاد سے لوگ ایک دوسرے کے قریب تو آ گئے لیکن اس کی وجہ سے صارفین ناخوش اور حسد کی عادت میں مبتلا ہو کر ذہنی تناؤ کا شکار ہو گئے۔ یونیورسٹی آف کوپن ہیگن کی جانب سے کی گئی ایک تازہ تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ سوشل میڈیا (فیس بک) استعمال کرتے ہوئے ایک ہفتے کی بریک لیتے ہیں وہ اپنی زندگی سے زیادہ خوش ہونے کے ساتھ ساتھ زیادہ ترقی کرتے ہیں جبکہ فیس بک استعمال کرنے والوں میں ناخوش رہنے کا رجحان زیادہ پایا گیا۔

اگر بات ریاست جموں وکشمیر کی کی جائے تو پچھلے چند سالوں سے یہاں فیس بک کا استعمال عجیب وغریب انداز سے ہو رہا ہے۔ ایسے ایسے ویڈیوز یا پوسٹس دیکھنے کو ملتے ہیں کہ انسان کا سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ شوہر اور بیوی کے نجی مسائل کو فیس بک پر ویڈیو کی صورت میں اپ لوڈ کیا جاتا ہے اور لوگوں سے رائے طلب کی جاتی ہے۔ صارفین شوہر یا بیوی میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو اپنی تنقید کا نشانہ بنا کر ان کی خوب خبر لیتے ہیں۔

بات اتنی ہی نہیں اب تو فیس بک ہمارے مولویوں کے لئے ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں وہ پیسے کمانے کے ساتھ ساتھ فرقہ پرستی کو عروج دینے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتے۔ ایسے ایسے بیسود مسائل کا ذکر چھیڑتے ہیں اور ایک دوسرے کو تنقید کا نشانہ بنا کر اپنے اپنے پیروکاروں کو کام پر لگاتے ہیں۔ مختلف فرقوں سے وابستہ صارفین پھر مولویوں کے ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو گالی گلوچ دے کر اپنے اپنے فرقہ کو درست ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسی ویڈیوز آگ کی طرح پھیلائی جاتی ہیں۔

فیس بک واحد جگہ ہے جہاں آپ کے درد کو بھی لائک کیا جاتا ہے۔ ایک ایسی جگہ جہاں کسی کے درد کا تماشہ بنا دیا جاتا ہے۔ آج کل یہ بخوبی دیکھا جا سکتا ہے کے روز بروز فیس بک پر دل دہلا دینے والی ویڈیوز اپ لوڈ کی جاتی ہیں مثلاً کسی جگہ حادثہ ہو جاتا ہے، تو سب سے پہلے حادثے کو کیمرے میں قید کیا جاتا ہے۔ کوئی انسان موت اور زندگی کی کشمکش میں مدد کے لیے فریاد کرتا رہتا ہے لیکن مدد کرنے سے پہلے اس کی ویڈیو بنائی جاتی ہے اور فیس بک پر اپلوڈ کی جاتی ہے۔ اتنا ہی نہیں انسان کا ضمیر اس قدر مر چکا ہے کہ فیس بک پر شہرت حاصل کرنے کے لیے اب مردوں کو بھی بخشا نہیں جاتا! دنیا سے چھوڑ کر جانے والے عزیز نوجوانوں، بہنوں اور بیٹیوں کی تصاویر اور ویڈیوز کو ان کے اہل خانہ کی اجازت کے بغیر فیس بک پر اپ لوڈ کیا جاتا ہے۔ دراصل جب سے فیس بک نے **Monetization** کا عمل شروع کیا ہے یعنی فیس بک چینل یا پیج سے پیسے کمانے کا ایک طریقہ کار، تب سے ایسی چیزوں میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ خواہ کسی کا جنازہ ہو، کسی کی شادی ہو، کوئی شراب پی کر پکڑا گیا ہو، کوئی چوری کی واردات میں پھنس گیا ہو، یہاں تک کہ لحد میں ڈالتے وقت مردے کی بھی ویڈیو بنا کر فیس بک پر اپ لوڈ کی جاتی ہے۔

فیس بک کی وجہ سے سب سے زیادہ نقصان یہاں کی صحافت کو پہنچا ہے۔ ہاتھ میں مائیک لے کر کوئی بھی شخص اپنے نام کے آگے فیس بک **Jouranlist** لکھ دیتا ہے اور بہت دفعہ جعلی اور غیر مستند خبروں کو آگ کی طرح پھیلانے میں ان لوگوں نے اچھا خاصا کردار نبھایا ہے۔ فیس بک پر سب سے بڑی فوج خود ساختہ صحافیوں کی ہے، جو اسے ایسی ویڈیوز اپلوڈ کرتے رہتے ہیں جن کا صحافت سے دور دور تک کا واسطہ نہیں رہتا اور لوگوں کو ان ویڈیوز کو شیئر کرنے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ دراصل ان کا مقصد صحافت نہیں بلکہ خود کو اور اپنے پیج یا چینل کو پروموٹ کرنا ہے، جو بعد میں ان کی کمائی کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔ کچھ صحافی حضرات کسی کہانی کو لے کر زور زور سے روتے بھی ہیں کیونکہ رونے والی ویڈیوز سب سے زیادہ شیئر ہوتی ہیں اور ایسی ویڈیوز پر اچھی خاصی **views** بھی ملتی ہیں۔

بات یہاں ختم نہیں ہوتی، دین کے نام پر لوگوں کو بیوقوف بنانا اب عام سی بات ہو گئی ہے۔ کبھی روٹی پر اللہ کا نام، کبھی تربوزے پر تو کبھی آم پر، اسی طرح بادل میں اڑتا ہوا گھوڑا دکھانا، چاند پر خانہ کعبہ کی تصویر دکھانا وغیرہ وغیرہ اور پھر اللہ کا واسطہ دے کر ان ویڈیوز کو زیادہ سے زیادہ شیئر کرنے کی تلقین کرنا محض ایک جھوٹی ترکیب کے سوا کچھ نہیں۔ یہ ویڈیوز کو **edit** کر کے ایک نیا فرضی ویڈیو بنا کر پیسے کمانے کے طریقے ہیں۔ یہاں پوسٹ یا ویڈیو کو دیکھنے سے پہلے ہی شیئر کیا جاتا ہے اور اس میں یہاں کی تعلیم یافتہ عوام بھی شامل ہے۔

سماج کے ناقص انسانوں کو بھی بخشا نہیں جاتا۔ محض صارفین کی تفریح کے لیے سیدھے سادے اور ذہنی مرض میں مبتلا لوگوں کا ویڈیو بنا کر فیس بک پر ڈالا جاتا ہے اور اس طرح ایک ناقص انسان کا تماشہ بنا کر پوری دنیا کو دکھایا جاتا ہے۔ **callPrank** کر کے لوگوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور ایسی فحش چیزوں کو بڑی جلدی مقبولیت حاصل ہو جاتی ہے اور لاکھوں میں لوگ ایسی ویڈیوز کو دیکھنا پسند کرتے ہیں ورنہ کسی انسان کا مذاق اڑا کر لاکھوں میں **views** حاصل کرنا کیسے ممکن ہے؟ گویا فیس بک سے کوئی چیز نہ بچ سکی، کس کے گھر میں کیا پک رہا ہے، کون گھر سے باہر ہے، کون کھیتوں میں ہے، کون پکنک پر گیا ہے یہ تو چند معمولی سی باتیں ہیں۔ میرے ایک دوست نے مسجد میں نماز پڑھتے پڑھتے تصویر کھینچ کر اپنی بیوی کو **Tag** کیا تا کہ اس کو بھروسہ ہو جائے کہ اس کا شوہر نماز کا پابند ہے۔

میں یہ مضمون لکھ ہی رہا تھا کہ اچانک میرے فون سے زور سے آواز آئی۔ دیکھا تو فیس بک باتیں کرنے لگا۔ فیس بک بولا بھائی کیا لکھ رہے ہو، میں نے سب کچھ دیکھ لیا، تم بھی یہ مضمون لکھ کر فیس بک پر ہی اپلوڈ کرنے والے ہو! لیکن ایک بات سنو تمہارے جموں کشمیر کا خدا ہی حافظ! تمہارے لکھنے سے کچھ نہیں ہونے والا۔ میں نے پوری دنیا کا سفر کیا ہے لیکن سب سے زیادہ پریشان ریاست جموں وکشمیر میں ہوا۔ باہری دنیا میں لوگ اچھے ویڈیوز اور پوسٹس کو پسند کرتے ہیں اور ضرورت ہونے پر شیئر بھی کرتے ہیں۔ لیکن یہاں کچھ الگ ہی ماجرا ہے۔ میں نے پوچھا بھائی کیا ماجرا ہے؟

فیس بک بولا! ادھر آدمی کتنا بھی اچھا لکھے اس کو اردو اخبار کی طرح اور تمہارے مضمون کی طرح کوئی نہیں پڑھنے والا، لائک اور شیئر تو دور کی بات ہے اس کے برعکس فحش اور فرضی چیزوں کو یہاں کے لوگ بے حد پسند کرتے ہیں اور ان کو مزید پھیلانے میں پہل کرتے ہیں۔ فیس بک کہنے لگا کہ اس نے سنا تھا" نیکی کر دریا میں ڈال" مگر ادھر تو معاملہ یوں ہے۔۔" کچھ بھی کر! فیس بک پر ڈال"۔۔۔ میں نے فیس بک سے استدعا کی کہ اس سنگین مسئلے کو کیسے حل کیا جا سکتا ہے۔ فیس بک کہنے لگا کہ وہ صرف اور صرف یہاں کے لوگوں کی سوچ پر منحصر ہے۔ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں ایسے افراد کے **accountfacebook** ہی بند کرتا لیکن میں بھی کسی کا نوکر ہوں۔ میرا بھی کوئی **boss** ہے۔ جس طرح یہاں سرکاری ملازموں کو سوشل میڈیا پر منہ کھولنے پر پابندی عائد کی گئی ٹھیک اسی طرح میری زبان پر بھی سیل لگا دی گئی ہے۔ یہاں کوئی بھی بنا روک ٹوک کے اکاؤنٹ کھول سکتا ہے اور کچھ بھی لکھ سکتا ہے۔ میں بھی تمہاری طرح بے بس ہوں۔ فیس بک کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے۔ بیچارہ یہاں کے لوگوں سے بڑا پریشان تھا اور چلتے چلتے بول کے گیا کہ جب تک یہاں کے لوگوں کی سوچ میں بدلاؤ نہیں آئے گا، یہاں کے تعلیم یافتہ نوجوان لوگوں کو سوشل میڈیا کے صحیح استعمال سے آگاہ نہیں کریں گے، محض پیسوں کی خاطر یا شہرت کی خاطر لوگ ویڈیوز بنانا بند نہیں کریں گے تب تک بدلاؤ کی امید رکھنا بے کار ہے اور ہاں اس مضمون کو بھی گنے چنے لوگ ہی پڑھیں گے۔ بس اتنا کہہ کر فیس بک کی آواز آنی بند ہو جاتی ہے۔

اکنگام اننت ناگ
fazilshafibhat@gmail.com

ادارہ کا مصنف کی آراء سے متفق ہونا لازمی نہیں

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

باقیات

101

گریز سیکٹر میں نوشہرہ نارڈ کے قریب 2 دہشت گردوں کو ہلاک کیا گیا جبکہ اس علاقے میں تلاشی مہم جاری ہے۔فوج کی سری نگر میں قائم چنارکور نے، جو کشمیر میں فوجی کارروائیوں کیلئے ذمہ دار ہے، نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ یہ آپریشن جموں وکشمیر پولیس کی فراہم کردہ انٹیلی جنس کی بنیاد پر شروع کیا گیا تھا۔ممکنہ دراندازی کی کوشش کے بارے میں جموں وکشمیر پولیس کی طرف سے فراہم کردہ انٹیلی جنس کی بنیاد پر، بھارتی فوج اور پولیس نے او پی نوشہرہ نار چہارم، باندی پورہ گریز سیکٹر میں ایک مشترکہ آپریشن شروع کیا۔فوج نے پوسٹ میں کہا کہ الرٹ فوجیوں نے مشکوک سرگرمی دیکھ کر چیلنج کیا جس کے نتیجے میں دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ شروع کردی۔فوجیوں نے موثر جوابی فائرنگ کرتے ہوئے 2 نامعلوم دہشت گردوں کو ہلاک کر دیا جبکہ اس سرحدی علاقے میں فوج اور پولیس کا تلاشی آپریشن جاری ہے۔اس دوران جمعرات کو ایک اور پوسٹ میں، چنارکور نے کہا کہ کپواڑہ ضلع میں ڈیوٹی کے دوران ایک فوجی جوان کی موت ہوگئی۔چنارکور نے ایکس پر کہا کہ چنارکور بہادر حوالدار اقبال علی کی عظیم قربانی کو خراج تحسین پیش کرتی ہے، جب کہ ضلع کپواڑہ میں آپریشنل ڈیوٹی انجام دے رہے تھے۔ چنارکور نے کہا کہ ان کی ہمت اور لگن ہمیشہ ہمیں متاثر کرتی رہے گی۔فوج نے کہا کہ چنارکور کی تمام رینک سپاہی کی بہادری اور قربانی کو سلام پیش کرتے ہیں۔آرمی نے مزید کہا کہ ہم سوگوار خاندان کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں اوران کی فلاح و بہبود کے لیے پرعزم ہیں۔انہوں نے ان حالات کے بارے میں مزید معلومات فراہم نہیں کیں جن کی وجہ سے فوجی کی موت واقع ہوئی یا اس کی موت کب ہوئی یہ واضح نہیں کیا گیا۔اس دوران جمعرات کو ایک اور پوسٹ میں، چنارکور نے کہا کہ کپواڑہ ضلع میں ڈیوٹی کے دوران ایک فوجی جوان کی موت ہوگئی۔ چنارکور نے ایکس پر کہا کہ چنار کور بہادر حوالدار اقبال علی کی عظیم قربانی کو خراج تحسین پیش کرتی ہے، جب کہ ضلع کپواڑہ میں آپریشنل ڈیوٹی انجام دے رہے تھے۔ چنارکور نے کہا کہ ان کی ہمت اور لگن ہمیشہ ہمیں متاثر کرتی رہے گی۔فوج نے کہا کہ چنارکور کی تمام رینک سپاہی کی بہادری اور قربانی کو سلام پیش کرتے ہیں۔ آرمی نے مزید کہا کہ ہم سوگوار خاندان کے ساتھ یکجہتی کے ساتھ کھڑے ہیں اوران کی فلاح و بہبود کے لیے پرعزم ہیں۔ انہوں نے ان حالات کے بارے میں مزید معلومات فراہم نہیں کیں جن کی وجہ سے فوجی کی موت واقع ہوئی یا اس کی موت کب ہوئی یہ واضح نہیں کیا گیا۔

102

لی جبکہ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ آج سے موسم میں نمایاں تبدیلی آنے کا امکان ظاہر کرتے ہوئے دو دنوں تک موسم خشک رہنے کا امکان ظاہر کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق وادی کشمیر میں موسلا دار بارشوں سے پیدا شدہ سیلابی خطرے کے امکانات کم ہوگئے ہیں۔ اگر چہ بدھ کے بعد دوپہر ہی بارشوں کا سلسلہ تھم گیا تاہم دریائے جہلم میں پانی کی سطح خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ اری گیشن وفلڈ کنٹرول حکام سے معلوم ہوا ہے کہ بارشوں کا سلسلہ تھم جانے کے باوجود دریائے جہلم جمعرات کی شام تک سنگم، رام منشی باغ، عشم تینوں پیمائش کے مقامات پر خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہا تھا۔ محکمہ اری گیشن وفلڈ کنٹرول کے حکام کا کہنا ہے کہ وادی کشمیر میں کافی حد تک سیلابی خطرات ٹل گئے ہیں تاہم مزید بارشوں کے پیش نظر صورتحال پر کڑی نگاہ رکھی جارہی ہے۔ دریائے جہلم کے ساتھ ساتھ دوسرے ندی نالوں میں بھی سیلاب کی صورتحال برابر بنی ہوئی ہے۔ اگر چہ گذشتہ کئی گھنٹوں سے بارشیں نہیں ہورہی ہیں لیکن حالات اب بھی سنگین ہیں جبکہ انتظامیہ بھی کسی بھی طرح کی رسک لینے کیلئے تیار نہیں ہے۔ مزید بارشوں کے امکانات کے پیش نظر سبھی ایجنسیوں کو مسلسل چوکسی برتنے کی ہدایات دی جارہی ہیں۔ اس دوران سیلاب کی صورتحال سے نمٹنے کیلئے جہاں سول انتظامیہ کی مدد کیلئے زمینی فوج کو پہلے ہی تیار رکھا گیا ہے۔جنوبی کشمیر میں دریائے جہلم کی طرح ہی دوسرے ندی نالوں میں سطح آب بھی بلند بنی ہوئی ہے۔ بارہمولہ، کپوارہ، بانڈی پورہ اور گاندربل میں بھی ندی نالوں میں طغیانی کی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ان اضلاع میں بھی درجنوں تعمیرات کونقصان ہوا ہے۔ وسطی کشمیر کے ضلع بڈگام میں بھی سیلاب نے بھاری تباہی مچائی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اتوار کو تازہ موسلادھار بارشیں شروع ہونے کے ساتھ ہی دریائے جہلم سمیت تمام ندی نالوں میں پانی کی سطح کافی بڑھ گئی تھی جس کے نتیجے میں سیلابی خطرات کے امکانات مزید بڑھ گئے تھے تاہم بارشیں تھم جانے کے ساتھ ہی یہ امکانات کم ہوگئے۔حکام کا کہنا ہے کہ جمعرات کی صبح سے وادی کشمیر میں موسم میں کافی بہتری آئی ہے اور یہ کہ بارشوں کا سلسلہ تھم گیا۔ اُن کا کہنا تھا کہ اگر موسمی صورتحال اسی طرح رہتی ہے جو سیلابی خطرات پیدا ہوگئے تھے وہ مزید کم ہونگے ۔۔انہوں نے کہا کہ اگرچہ موسمی حالات بہتر ہورہے ہیں لیکن انتظامیہ کسی طرح کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتی ہے اور یہ کہ مختلف مقامات پر کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کیلئے پیشگی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ابھی بھی تمام ایمرجنسی شعبہ جات متحرک ہیں اور یہ کہ سیلاب زدہ علاقوں سے ضرورت پڑنے پر اگر لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا بھی پڑا تو اس کیلئے بھی عارضی رہائشی انتظامات کئے گئے ہیں۔ادھر محکمہ موسمیات کے صوبائی ناظم کا کہنا ہے کہ موسمی صورتحال میں بہتری آئی ہے اور کہا ہے کہ آئندہ دو دنوں تک موسم بہتر رہنے کا امکان ہے۔ تاہم بارشیں تھم جانے کے ساتھ ہی یہ امکانات کم ہوگئے۔حکام کا کہنا ہے کہ جمعرات کی صبح سے وادی کشمیر میں موسم میں کافی بہتری آئی ہے اور یہ کہ بارشوں کا سلسلہ تھم گیا۔اُن کا کہنا تھا کہ اگر موسمی صورتحال اسی طرح رہتی ہے جو سیلابی خطرات پیدا ہوگئے تھے وہ مزید کم ہونگے ۔۔انہوں نے کہا کہ اگر چہ موسمی حالات بہتر ہورہے ہیں لیکن انتظامیہ کسی طرح کا خطرہ مول نہیں لینا چاہتی ہے اور یہ کہ مختلف مقامات پر کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کیلئے پیشگی اقدامات اٹھائے جارہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ ابھی بھی تمام ایمرجنسی شعبہ جات متحرک ہیں اور یہ کہ سیلاب زدہ علاقوں سے ضرورت پڑنے پر اگر لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کرنا بھی پڑا تو اس کیلئے بھی عارضی رہائشی انتظامات کئے گئے ہیں۔۔

103

والے نجی گروپ کشمیر ویدر نے کہا کہ اس بار سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے، کیونکہ آنے والی بارشوں کی شدت بہت کم ہو گی۔ جے کے این ایس کے مطابق موسمیاتی مرکز سری نگر نے جمعرات کو کہا کہ 29 اور 30 اگست کو کشمیر میں زیادہ تر خشک موسم متوقع ہے۔تاہم چند مقامات پر مختصر مدت کیلئے بارش ہو سکتی ہے۔مرکز نے کہا کہ جموں کے علاقے میں، خاص طور پر اس کے میدانی علاقوں میں، مون سون کی بارشیں ممکن ہیں تاہم بارش کا دورانیہ مختصر ہوگا۔موسمیاتی مرکز کے مطابق اگست کی صبح سے 2 ستمبر کی صبح تک جموں خطے کے چند اضلاع میں ہلکی سے اعتدال پسند بارش اور کافی وسیع مقامات پر ہلکی سے تیز بارش متوقع ہے۔موسمیاتی مرکز نے مزید کہا کہ 31 اگست سے یکم ستمبر کے دوران جموں وکشمیر کے کئی علاقوں میں بارش کی توقع ہے۔ چند مقامات پر مختصر دورانیے کی شدید بارشیں بھی ہوسکتی ہیں۔تاہم مسلسل بارشوں کی توقع نہیں ہے۔بارشوں کے درمیان بھی بڑے وقفے ہوں گے۔ 2 سے 6 ستمبر کے دوران جموں وکشمیر میں چند مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش کا مختصر وقفہ ہوگا۔اس دوران موسمیاتی مرکز سری نگر نے جمعرات کو سہ پہر 3 بجے جاری کردہ اپنی تازہ موسم کاری میں بتایا کہ اگلے ایک سے تین گھنٹوں کے دوران گاندربل، پونچھ، شوپیان کے چند پہاڑی علاقوں اور ضلع اننت ناگ اور کولگام کے کچھ حصوں، ادھم پور اور سانبا کے کچھ حصوں میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے ،جسکے بعد موسم میں بہتری آئے گی ۔ موسمیاتی مرکز سری نگر نے خبردار کیا کہ چند خطرناک جگہوں پر زمین کھسکنے ،مٹی کے تودے اور پتھر گرآنے کا امکان ہے۔لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ آبی ذخائر،ندی نالوں ،دریا کے پشتوں اور ڈھیلے ڈھانچے وغیرہ سے دور رہیں۔دریں اثناء موسمیاتی تغیر وتبدل سے متعلق جانکاری فراہم کرنے والے ایک نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر نے کہا کہ اس بار سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے، کیونکہ آنے والی بارشوں کی شدت بہت کم ہوگی، ممکنہ طور پر پچھلے اسپیل کی طاقت کے ایک تہائی تک بھی نہیں پہنچ پائے گی۔ کشمیر ویدر کے مطابق لوگ پرسکون رہ سکتے ہیں، اپنے روزمرہ کے معمولات پر چل سکتے ہیں، اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف معمول کے مشورے ہی برقرار ہیں کیونکہ قدرتی طور پر سیلاب اور بادل پھٹنے کے صحیح مقام اور وقت کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی۔ پونچھ،شوپیان کے چند پہاڑی علاقوں اور ضلع اننت ناگ اور کولگام کے کچھ حصوں، ادھم پور اور سانبا کے کچھ حصوں میں گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کا امکان ہے ،جسکے بعد موسم میں بہتری آئے گی ۔موسمیاتی مرکز سری نگر نے خبردار کیا کہ چند خطرناک جگہوں پر زمین کھسکنے ،مٹی کے تودے اور پتھر گرآنے کا امکان ہے۔لوگوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ آبی ذخائر،ندی نالوں ،دریا کے پشتوں اور ڈھیلے ڈھانچے وغیرہ سے دور رہیں۔دریں اثناء موسمیاتی تغیر وتبدل سے متعلق جانکاری فراہم کرنے والے ایک نجی موسمیاتی گروپ کشمیر ویدر نے کہا کہ اس بار سیلاب کا کوئی خطرہ نہیں ہے، کیونکہ آنے والی بارشوں کی شدت بہت کم ہو گی، ممکنہ طور پر پچھلے اسپیل کی طاقت کے ایک تہائی تک بھی نہیں پہنچ پائے گی۔ کشمیر ویدر کے مطابق لوگ پرسکون رہ سکتے ہیں، اپنے روزمرہ کے معمولات پر چل سکتے ہیں، اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔صرف معمول کے مشورے ہی برقرار ہیں کیونکہ قدرتی طور پر سیلاب اور بادل پھٹنے کے صحیح مقام اور وقت کی پیش گوئی نہیں کی جاسکتی۔

104

صوبائی کمشنر انشول گرگ نے جمعرات جو اپنے دفتر کے چیمبر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں کشمیر کے لوگوں کو پرسکون اور لچک کیساتھ حالات کو سنبھالنے پر مبارکباد دینا چاہوں گا۔ ڈویژنل کمشنر کشمیر نے کہا کہ تمام ٹیمیں قریب سے نگرانی کر رہی تھیں، لیکن یہ شہریوں کی بیداری اور ہمت نے ہی فرق کیا ہے۔انہوں نے زور دے کر کہا کہ آنے والے 10 سے 15 دن انتہائی اہم ہیں۔انشول گرگ نے رہائشیوں پر زور دیا کہ وہ موسمی ہدایات پر عمل کریں اور جہلم اور اس کے معاون ندیوں کے قریب چوکس رہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ اگلے 40 دن اہم ہیں کیونکہ مون سون جاری ہے۔ عوامی تعاون سے ہماری ٹیمیں کسی بھی چیلنج سے نمٹ سکتی ہیں۔ڈویژنل کمشنر کشمیر انشول گرگ نے کہا کہ رام منشی باغ اور سنگم میں پانی کی سطح کم ہوگئی ہے، جو موثر تکمیلانہ کام اور کمیونٹی بیداری دونوں کی عکاسی کرتی ہے۔انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ طویل مدتی سیلاب کی تیاری کیلئے تجاویز شیئر کریں۔ڈویژنل کمشنر نے مکینوں کو یقین دلایا کہ صورتحال قابو میں ہے اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ مسلسل تعاون کشمیر کو مون سون کے موسم میں محفوظ رکھے گا۔ڈویژنل کمشنر کشمیر انشول گرگ نے کہا کہ سرکاری ایجنسیاں تیاری کی حالت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اور فیلڈ افسران ضرورت پڑنے پر بروقت مداخلت کو یقینی بنانے کے لیے قریبی تال میل کر رہے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ ایمرجنسی رسپانس سسٹم اور انخلاء کے منصوبے بدستور موجود ہیں۔دریں اثناء انشول گرگ نے فوج، پولیس، ایس ڈی آر ایف، این ڈی آر ایف، اور محکمہ آبپاشی اور فلڈ کنٹرول کی مربوط کوششوں کی بھی تعریف کی، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ 150 سے زیادہ خطرناک مقامات کی قریب سے نگرانی کی گئی، گزشتہ 48 گھنٹوں میں کسی خلاف ورزی کی اطلاع نہیں ملی۔ ڈویژنل کمشنر کشمیر، انشول گرگ نے جمعرات کو یقین دلایا کہ خراب موسم کی وجہ سے متاثر ٹیلی کام اور انٹرنیٹ خدمات چند گھنٹوں میں بحال ہونے کی اُمید ہے۔ کشمیر وادی کو منگل سے فون اور انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی میں مسلسل رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، کیونکہ شدید بارش کے بعد سیلاب جیسی صورتحال پیدا ہوئی اور ضروری بنیادی ڈھانچہ متاثر ہوا۔ مواصلاتی خرابی نے لوگوں کو خاص طور پر سیلاب زدہ علاقوں میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑا جہاں جہلم میں پانی کی سطح بڑھنے کی وجہ سے رہائشی پہلے ہی ہائی الرٹ پر تھے۔صوبائی کمشنر کشمیر نے کہا کہ معاملہ اعلی سطح پر اٹھایا گیا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر اور وزیر اعلی نے صورتحال کا نوٹس لیا ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ میں نے ذاتی طور پر BSNL اور Airtel کے حکام سے بات کی، اور انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ ٹیمیں خدمات کو بحال کرنے کیلئے جنگی بنیادوں پر کام کر رہی ہیں۔ڈویژنل کمشنر موصوف نے کہا کہ بحالی کا عمل پہلے سے جاری ہے اور امید ظاہر کی کہ چند گھنٹوں میں خدمات دوبارہ شروع ہو جائیں گی۔ حکام نے لوگوں پر زور دیا ہے کہ وہ پرسکون اور صبر سے رہیں، اس بات کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہ مواصلاتی نیٹ ورک جلد ہی فعال ہو جائیں گے تاکہ موسم کی موجودہ صورتحال کے درمیان راحت اور ہم آہنگی کے اقدامات کو آسان بنایا جاسکے۔

105

رائیکپ جموں میں منعقدہ پر وقار تقریب میں شہید کی یاد میں پھولوں کی چادر چڑھائی اور بہادر سپاہی کے نقصان پر گہرے دکھ کا اظہار کیا۔اس موقعہ پر ستیش شرما نے خطاب کرتے ہوئے کہا، ''کانسٹیبل راجیب نونین نے مشکل حالات کا سامنا کرتے ہوئے مثالی ہمت اور فرض کے تئیں لگن کا مظاہرہ کیا۔ سرحد کی حفاظت اور قوم کی خدمت میں ان کی عظیم قربانی ہمیشہ ہمارے اجتماعی یادوں میں نقش رہے گی۔ اُنہوں نے فورس کی اعلی روایات کو برقرار رکھا اور قوم ان کی بہادری کی ہمیشہ مقروض رہے گی۔''اُنہوں نے سوگوار کنبے سے دلی اظہار تعزیت کی اور حکومت کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دلایا۔اُنہوں نے مزید کہا کہ کانسٹیبل راجیب نونیان کی قربانی جموں وکشمیر اور پورے ملک کے نوجوانوں کو فرض، جرأت اور حب الوطنی کے اقدار پر قائم رہنے کے لئے ہمیشہ تحریک دیتی رہے گی۔بی ایس ایف، سول انتظامیہ کے سینئر افسران اور سول سوسائٹی کے اراکین نے بھی شہید کو خراج عقیدت پیش کیا۔

106

قرار دیا۔اُنہوں نے پارکنگ کے مناسب انتظامات، متعین ٹریفک روٹس کی پابندی، شٹل خدمات کی فراہمی اور عقیدت مندوں سے زائد کرایہ وصول کرنے سے روکنے کے لئے کرایہ کے سخت ضابطے کی ضرورت پر زور دیا۔ اُنہوں نے کہا،''لوگوں کو درگاہ حضرت بل تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہونی چاہیے۔ٹرانسپورٹ کا انتظام، آرام دہ، باقاعدہ اور آسانی سے دستیاب ہونا چاہیے۔''عمر عبداللہ نے حفاظتی انتظامات کے حوالے سے مرد وخواتین پولیس اہلکاروں کی نمایاں موجودگی کو یقینی بنانے پر زور دیا تاکہ لوگوں میں تحفظ کا احساس پیدا ہو اور کسی ناخوشگوار واقعے کو روکا جاسکے۔ اُنہوں نے حساس علاقوں میں خواتین پولیس کی معقول تعیناتی کی ہدایت بھی دی۔اُنہوں نے محکمہ بجلی کو ہدایت دی کہ عید میلاد کے موقعہ پر بلا قطل بجلی فراہم کی جائے اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے جنریٹروں کو تیار رکھا جاتا ہے۔وزیراعلی نے صفائی ستھرائی کے حوالے سے بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے موبائل ٹوائلٹ یونٹوں کا استعمال کیا جائے، صفائی عملے کی مستقل تعیناتی کو یقینی بنایا جائے اور درگاہ کے ارد گرد صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔اُنہوں نے کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ڈی واٹرنگ پمپوں، ایمبولنس، فائر ٹینڈرز، ہیلتھ کلینک اور سینڈ بائی ہسپتالوں کو ہمہ وقت تیار رکھنے کی ہدایت دی۔اُنہوں نے رضاکار تنظیموں اور این جی اوز کی سرگرمیوں کو منظم طریقے سے انجام دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ کھانے، پانی اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے کیمپ متعین جگہوں پر لگائے جائیں اُنہوں نے محکمہ بجلی کو ہدایت دی کہ عید میلاد کے موقعہ پر بلا قطل بجلی فراہم کی جائے اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے جنریٹروں کو تیار رکھا جاتا ہے۔وزیراعلی نے صفائی ستھرائی کے حوالے سے بھی زور دیتے ہوئے کہا کہ نئے موبائل ٹوائلٹ یونٹوں کا استعمال کیا جائے، صفائی عملے کی مستقل تعیناتی کو یقینی بنایا جائے اور درگاہ کے ارد گرد صفائی کا خاص خیال رکھا جائے۔اُنہوں نے کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لئے ڈی واٹرنگ پمپوں، ایمبولنس، فائر ٹینڈرز، ہیلتھ کلینک اور سینڈ بائی ہسپتالوں کو ہمہ وقت تیار رکھنے کی ہدایت دی۔اُنہوں نے رضاکار تنظیموں اور این جی اوز کی سرگرمیوں کو منظم طریقے سے انجام دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ کھانے، پانی اور دیگر خدمات فراہم کرنے والے کیمپ متعین جگہوں پر لگائے جائیں تاکہ رش اور آمدورفت میں رکاوٹ پیدا نہ ہو۔عمر عبداللہ نے یہ بھی ہدایت دی کہ صرف حضرت بل ہی نہیں بلکہ شہر کے دیگر اہم زیارت گاہیں جیسے جناب صاحب صورہ، آثار شریف کلاشپورہ اور دیگر اہم مذہبی مقامات پر بھی یکساں انتظامات کئے جائیں تاکہ تمام عقیدت مندوں کو یکساں سہولیات اور حفاظتی اقدامات میسر ہوں۔اُنہوں نے پینے کے صاف پانی کی وافر فراہمی کو یقینی بنانے اور پبلک ٹرانسپورٹ کی مناسب دستیابی پر بھی زور دیا۔اس کے علاوہ فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ کو کھانے پینے کی اشیا کے معیار اور حفظان صحت کو برقرار رکھنے کے لئے باقاعدہ چیکنگ کرنے کی ہدایت دی گئی۔اس سے قبل ضلع ترقیاتی کمشنر سری نگر، ایس ایس پی سری نگر اور محکموں کے سربراہان نے وزیر اعلی کو بجلی، صحت، ادویات، پیرا میڈیکس، موبائل صفائی یونٹوں اور پارکنگ سہولیات سمیت کئے گئے انتظامات کے بارے میں جانکاری دی۔میٹنگ میں مشیر وزیر اعلی ناصر اسلم وانی، رکن قانون ساز اسمبلی حضرت بل سلمان علی ساگر، وزیر اعلی کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری دھیرج گپتا، ڈائریکٹر خوراک، شہری رسدات اور امور صارفین، کمشنر ایس ایم سی، ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز کشمیر، سپرانٹنڈنگ انجینئر آر اینڈ بی، اسسٹنٹ کمشنر ریونیو، ایس ڈی ایم ایسٹ، سی ایم او سری نگر، تحصیلدار خانیار، نارتھ، اسسٹنٹ کمشنر فوڈ سیفٹی، ٹریفک، پی ایچ ای، پی ڈی ڈی، فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز، دیگر لائن ڈیپارٹمنٹوں کے افسران، تحصیل دار جموں وکشمیر وقف بورڈ اور مختلف زیارت گاہوں کے منتظمین نے شرکت کی۔وزیر اعلی عمر عبداللہ نے دن کے آغاز میں حضرت بل درگاہ کا دورہ کیا اور عید میلاد النبی کی آئندہ تقریبات کے سلسلے میں کئے جارہے انتظامات کا جائزہ لیا۔دورے کے دوران عمر عبداللہ نے درگاہ انتظامیہ، وقف بورڈ کے حکام اور ضلعی انتظامیہ کے افسران سے ملاقات کی اور صفائی، بجلی، پانی، صحت سہولیات اور آگ سے تحفظ کے حوالے سے کئے گئے اقدامات پر جانکاری حاصل کی۔

107

۔انہوں نے بتایا کہ فائر اینڈ ایمرجنسی سروسز کے اہلکاروں نے مقامی رضاکاروں کیساتھ بچاؤ کارروائی شروع کی اور کافی مشقت کے بعد ہولناک آگ پر قابو پا لیا گیا۔میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ضلع اسپتال کشتواڑ ڈاکٹر یودھویر سنگھ نے بتایا کہ زخمیوں کو ضلع اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان میں سے 4 کی حالت تشویشناک ہے اور انہیں بعد میں گورنمنٹ میڈیکل کالج ڈوڈہ بھیج دیا گیا۔ڈاکٹر یودھویر سنگھ نے کہا کہ آگ لگنے کے واقعے میں زخمی ہونے والے 8 افراد کو کشتواڑ کے ضلع اسپتال میں لایا گیا تھا۔ ان میں سے 4 شدید زخمی ہیں جنہیں بہتر علاج کیلئے گورنمنٹ میڈیکل کالج ڈوڈا بھیج دیا گیا ہے۔

108

اجازت نہیں ہوگی جب تک نہ درماندہ بڑی گاڑیاں اپنی اپنی منزلوں پر پہنچ سکیں۔ادھر مغل شاہراہ کو ٹریفک کی آمد رفت کیلئے بحال کر دیا گیا ہے۔سی این آئی کے مطابق بارشوں کے بعد موسمی میں بہتری آنے کے باوجود بھی سرینگر جموں شاہراہ پر مسلسل تیسرے روز بھی ٹریفک کی آمد رفت بند رہی جس کے نتیجے میں سینکڑوں مسافر و مال بردار گاڑیاں مختلف مقامات پر درماندہ ہوگی۔ ٹریفک حکام کے مطابق شاہراؤں کو قابل آمد رفت بنانے کا کام جاری ہے اور سڑکیں گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل ہو جانے کے بعد کسی بھی نئی گاڑی کو شاہراہ پر اس وقت تک چلنے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک نہ درماندہ بڑی گاڑیاں اپنی اپنی منزلوں پر پہنچ سکیں۔ حکام کے مطابق پسیاں گرآنے کے بعد شاہراہ کو ٹریفک کیلئے بند کر دیا ۔اس دوران بارڈر روڈ آرگنائزیشن اور سیول انتظامیہ کی جانب سے شاہراہ کو گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل بنانے کے سلسلے میں کام جاری ہے ۔ جموں سرینگر شاہراہ کے محکمہ ٹریفک کے حکام نے اس بات کی تصدیق کی کہ جواہر ٹنل، چنی ٹاپ ، بانہال کے علاقوں میں تازہ پسیاں گرانے کے باعث شاہراہ کو گاڑیوں کی آمدورفت کیلئے بند کر دیا گیا ہے۔جس کے نتیجے میں سینکڑوں گاڑیاں چنی ٹاپ ، بانہال اور جواہر ٹنل کے قریب درماندہ ہوکر رہ گئی ہیں۔ ٹریفک حکام کے مطابق شاہراہ گاڑیوں کی آمدورفت کے قابل ہو جانے کے بعد کسی بھی نئی گاڑی کو جموں سے سرینگر یا سرینگر سے جموں آنے جانے کی اجازت نہیں ہوگی پہلے درماندہ گاڑیوں کو اپنی اپنی منزلوں تک پہنچنے کی اجازت ہوگی اور اس دوران لوگوں سے بھی کہا جا رہا ہے کہ وہ جموں سے سرینگر یا سرینگر سے جموں آنے جانے کی کوئی کاروائی عمل میں نہیں لائے ،ٹریفک کنٹرول روم کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کے بعد ہی جموں سرینگر شاہراہ پر سفر کریں۔ادھر تاریخی مغل شاہراہ پر ٹریفک کی آمدرفت بحال کردی گئی ہے۔

109

انفراسٹرکچر کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔جاوید رانا نے کہا،''ہمیں اپنے اہم آبی وسائل کے بنیادی ڈھانچے کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کرنا ہوگا۔ فیلڈ عملہ مستعد اور چوکنا رہے تاکہ زمینی سطح پر درپیش مسائل کو بروقت حل کیا جا سکے۔ کسی بھی صورت میں چوکسی میں کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔''اُنہوں نے بحالی کے کاموں کی تفصیلی رپورٹس طلب کیں اور افسران کو ہدایت دی کہ مسائل کا حل موقعہ پر ہی یقینی بنایا جائے۔اُنہوں نے حفاظتی اقدامات کے موثر عمل آوری کے لئے بین الحکمانہ کوآرڈی نیشن کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ وزیر نے مکمل سرکاری تعاون کی یقین دہانی کرتے ہوئے کہا کہ تمام ضروری کاموں کی بروقت تکمیل کے لئے مناسب وسائل اور افرادی قوت فراہم کی جائے گی۔ کسی بھی صورت میں چوکسی میں کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔''اُنہوں نے بحالی کے کاموں کی تفصیلی رپورٹس طلب کیں اور افسران کو ہدایت دی کہ مسائل کا حل موقعہ پر ہی یقینی بنایا جائے۔ اُنہوں نے حفاظتی اقدامات کے موثر عمل آوری کے لئے بین الحکمانہ کوآرڈی نیشن کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ وزیر نے مکمل سرکاری تعاون کی یقین دہانی کرتے ہوئے کہا کہ تمام ضروری کاموں کی بروقت تکمیل کے لئے مناسب وسائل اور افرادی قوت فراہم کی جائے گی۔

110

خراب موسمی حالات کے پیش نظر، اوراس کے نتیجے میں مختلف علاقوں میں سیلاب جیسی صورتحال کی اطلاع دی گئی ہے، اس کے علاوہ انتظامیہ موسم کی خراب صورتحال سے پیدا ہونے والی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے میں پوری طرح مصروف ہے، یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہاؤس کمیٹیوں کے تمام طے شدہ اجلاس، مالیاتی کمیٹیوں، نیز اسٹینڈ/اسمبلی کی دیگر متعلقہ کمیٹیوں کے بعد اجلاس منعقد کیے جا سکتے ہیں۔ 5 ستمبر 2025 تک، قانون ساز اسمبلی سکریٹریٹ کی طرف سے جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن پڑھتا

Office of the Naib Tehsildar Pattan

Sub.. issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice

The registrar birth BDO Sherabad Khore has submitted a case file pertaining to birth of Mohd Shafi Rather s/o Mohd Sultan Wani R/o Shirpora bangil with verified date of birth 30/06/1973 occurred at home in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained..

SD
Naib Tehsildar Pattan

Office of the Naib Tehsildar Pattan

Sub.. issuance of registration order in respect of delayed birth..

Public Notice

The registrar birth EO MC pattan has submitted a case file pertaining to birth of Ahsan Hussain Khanday D.o.B 26/02/2023 and Sakeena D.o.B 19/11/2019 s/d/o Imtiyaz Hussain Khanday R/o Arampora in this connection if any body having objection for issuance of said certificate he may contact to this office within 04 days after that no objection shall be entertained..

SD
Naib Tehsildar Pattan

OFFICE OF THE CHILD DEVELOPMENT PROJECT OFFICER POSHAN KHAG
(MEMBER SECRETARY BLOCK LEVEL COMMITTEE)

Public Notice

Subject: Publication of ward wise Merit cum Eligibility list of female candidates for engagement as Sahayikas (AWHs) Phase 3rd 2025 objections thereof.

1. Whereas 04 No. of vacancies of Sahayikas were identified in ICDS project khag out of Phase rd and 3rd in light of HR Policy issued by the Govt. vide No. 222-JK(SWD) of 2022 Dated 31-10-2022 in different wards of Poshan Khag.
2. Whereas the vacancies were advertised in leading local dailies vide advertisement No.1 Of 2025 dated 15-04-2025, which include leading newspaper Rising Kashmir dated 16-04-2025 Page no. 11 to invite applications from desirous candidates as per the eligibility.
3. Whereas from ward no. 04 Palpora, ward no. 01 Glassbagh khag, ward no. 07 Budran single applications of matriculate candidates have been received by this office till lock date and only 1 middle pass application from ward 6 Nassarpora out of phase 2nd has been received by this office due to non-availability of matriculate candidate.
4. Whereas the application forms have been properly scrutinized as per the policy in vogue and tentative merit cum eligibility list was framed in consonance with ward and qualification certificate with other requisite documents as per HR. policy
5. Whereas the said merit-cum-eligibility list was presented to designated Block level committee comprising of BDO concerned, ZEO concerned as members and CDPO as member secretary and after scrutiny of the documents the tentative list has been approved by the committee members and 03 matriculate and 01 middle pass candidate have been approved by the committee members tentatively selected as Aanganwadi helpers (Sahayikas).

Now in view of the above, the said list is hereby published in local dailies and also shall be displayed in concerned ward for information of all concerned and if anybody has any objection in respect of enclosed list, the same shall be submitted to the office of the Child development project office khag within a period of 07 days from the date of publication/displaying of this notice an' of the given timeline, no objection shall be entertained and said list shall be treated as List

Subject: Tentative Selection list of Candidates who have applied for the post of Sahayikas (AWH) against the Advertisement Notice 01 of 2025 dated 15/04/2025 Published in Rising Kashmir Dated 16/04/2025

S No	Name of the Candidate with Parentage and Residence	Name of AW Centre	Name of Panchayat Halqa	Ward No	DOB	Qualfication	Max Marks	Marks obtained	%	Weigtage	Additional 2 Points as per HR	Total	Remarks if any
01	Arshida bano W/o Shahid Ahmad R/o Palpora Ward No 04	Palpora A	Palpora	04	08/03/1988	10th	500	167	33.4%	33.4	2	35.5	
02	Ruksana Ara D/o Mohammad Sultan Chopan R/o Glassbagh Khag Ward No 01	Glassbagh Khag	Khag	01	28/12/2000	10th	500	201	46%	46	2	48	
03	Nusrat Bano W/o Aijaz Ahmad Sheikh R/o Budran Ward No 07	Budran C	Budran	07	01/02/1993	10th	500	173	34%	34	Nil	34	
04	Toiba Rasooll W/o Farooq Ahmad Khanday R/o Nasarpora No. 06	Nassarpora B	Nassarpora	06	07/11/1996	8th	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	Nil	

Sd/- Child Development Officer,
Poshan Project Khag

DIPK No: 5602/25

ہاکی انڈیا کا ایشیا کپ کیلئے مفت ٹکٹوں کا اعلان، شائقین میں خوشی کی لہر

نئی دہلی (ایم این این): ہاکی انڈیا نے منگل کو اعلان کیا کہ ۵۲۰۲ء کے مردوں کے ایشیا کپ، جو راجگیر، بہار میں کھیلا جائے گا، کے تمام میچوں میں داخلہ بالکل مفت ہوگا۔ یہ ٹورنامنٹ ۹۲ اگست سے ۷ ستمبر تک نو تعمیر شدہ راجگیر ہاکی اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ مداح اپنے مفت ٹکٹوں کیلئے ان لائن رجسٹریشن کر سکتے ہیں، جہاں عمل مکمل ہونے پر انہیں ایک ورچوئل ٹکٹ ملے گا۔ یہ انتظام ایک آسان اور پریشانی سے پاک تجربہ فراہم کرنے کیلئے تیار کیا گیا ہے، جس سے ٹکٹ کو فزیکل طور پر حاصل کرنے کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے اور میدان میں بآسانی داخلہ یقینی بنایا جاتا ہے۔ مفت ٹکٹ کی پیشکش سے ہاکی شائقین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس اعلان پر ہاکی انڈیا کے صدر ڈاکٹر دلیپ ترکی نے کہا ''راجگیر میں مردوں کے ایشیا کپ کی میزبانی ہندوستانی ہاکی کیلئے ایک تاریخی لمحہ ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہر شائقین اس سفر کا حصہ بنے۔ داخلہ مفت رکھ کر ہمارا مقصد کھیل کو مزید قابل رسائی بنانا اور خاندانوں، طلبہ اور نوجوان کھلاڑیوں کو عالمی معیار کی ہاکی دیکھنے کیلئے حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ یہ صرف ایک ٹورنامنٹ نہیں بلکہ کھیل کا ایک تہوار ہے اور بہار اور اس سے باہر کے لوگ اس کے مرکز میں رہنے کے حقدار ہیں۔'' ایشیا کپ میں ایشیا کی ۸ بہترین ٹیمیں حصہ لیں گی، جن میں ہندوستان، جاپان، چین، قزاخستان، ملائشیا، کوریا، بنگلہ دیش اور چائنیز تائپے شامل ہیں۔ آٹھ سال بعد ایشیا کپ جیتنے کا بھروسہ تین بار کا چمپئن ہندوستان ۸ سال کے وقفے کے بعد مردوں کا ایشیا کپ ہاکی کا اعزاز جیتنے اور ۹۲ اگست سے شروع ہونے والے اس براعظمی مقابلے کے ذریعے اگلے سال ہونے والے عالمی کپ کیلئے کوالیفائی کرنے کیلئے مکمل طور پر پُرعزم ہے۔ موجودہ اولمپک کانسے کا میڈل جیتنے والا اور اس وقت براعظم کی نمبر ایک ٹیم ہندوستان نے آخری بار ۷۱۰۲ء میں ڈھاکہ میں ایشیا کپ جیتا تھا جہاں اس نے فائنل میں ملائیشیا کو ۲-۱ سے شکست دی تھی۔ ہندوستانی ٹیم کے ہیڈ کوچ کریگ فلٹن نے کہا کہ اس ٹورنامنٹ کیلئے ٹیم کی تیاری مضبوط رہی ہے۔ ہمارا طریقہ پیرس اولمپکس جیسا ہی ہوگا جہاں ہم نے پول مرحلے میں اچھی جیت کے ساتھ شروعات کی تھی۔ انہوں نے مزید کہا ''ہم یہاں ایک اچھی شروعات کرنا چاہتے ہیں۔ ہم میچ در میچ آگے بڑھنا چاہتے ہیں اور اپنی رفتار برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمیں آخری بار خطاب جیتے ہوئے ۸ سال ہو گئے ہیں تاہم ہمیں جیت کا بھروسہ ہے۔ حالانکہ ہم کسی بھی ٹیم کو کمزور سمجھنے کی غلطی نہیں کریں گے۔'' عالمی کپ کیلئے کوالیفائی کرنے کی امیدوں کے پیش نظر، ہندوستان نے ہرمن پریت سنگھ کی قیادت میں ایک مضبوط ٹیم اتاری ہے۔

ہندوستانی نشانے باز صفت کور کا 'گولڈن ڈبل'

نئی دہلی (ایم این این): اولمپئن صفت کور سامرا نے منگل کو ایشیائی نشانے بازی چمپئن شپ میں خواتین کی ۵۰ میٹر رائفل تھری پوزیشن مقابلے میں انفرادی گولڈ میڈل جیتا، ساتھ ہی ہندوستان کو ٹیم ایونٹ میں بھی طلائی تمغہ دلایا۔ عالمی ریکارڈ یافتہ سامرا نے فائنل میں ۴۵۹،۲ اسکور کر کے ساتھ چین کی یانگ یو جی (۸۵۴،۸) کو شکست دی۔ اس کے بعد سامرا، انجم مدگل اور آشی چوکسے پر مشتمل ٹیم نے ایونٹ میں سونے کا تمغہ جیتا۔ ایشین چمپئن شپ میں یہ سامرا کا چوتھا طلائی تمغہ ہے۔ وہ ۸ نشانہ بازوں میں ۵۸۹ پوائنٹس کے ساتھ سرفہرست رہتے ہوئے فائنل میں پہنچی تھیں۔ ہندوستان کی شریانکا ساڈنگی کوالیفکیشن میں پہلے نمبر پر تھیں، لیکن وہ صرف رینکنگ پوائنٹس کے لئے کھیل رہی ہیں، اس لئے سامرا اور آشی پہلے اور چوتھے مقام پر رہ کر فائنل میں پہنچیں۔

محمد سراج اور شبھ من گل میں اچھے تعلق ہیں

نئی دہلی (ایم این این): ہندوستانی فاسٹ بولر محمد سراج نے ٹیسٹ کپتان شبھ من گل کے ساتھ اپنے قریبی تعلقات کا انکشاف کیا ہے۔ انہوں نے میدان میں ان کی باہمی افہام و تفہیم اور میدان سے باہر دوستی کو اجاگر کیا۔ محمد سراج نے اپنے سفر کے بارے میں بتایا کہ ''شبھ من گل اور میں کافی عرصے سے ساتھ ہیں۔ ہم انڈیا اے کے لیے کھیل چکے ہیں۔ ہم نے میدان سے باہر بھی وقت گزارا ہے۔ ہم نے ایم سی جی میں ایک ساتھ ٹیسٹ آغاز کیا تھا اور اسی وقت یکروزہ میں نمبر ون (آئی سی سی درجہ بندی) بھی بن گئے۔ ہماری ایک ساتھ بہت سی یادیں ہیں۔ وہ گجرات ٹائٹنس کے کپتان بھی ہیں۔ ہم نیٹ میں ایک ساتھ بیٹنگ کرتے ہیں اور بات چیت کرتے رہتے ہیں۔ میں انہیں کہتا رہتا ہوں کہ تم میرے پسندیدہ کھلاڑی ہو۔ ہماری باہمی افہام و تفہیم بہت اچھی ہے اور یہ میدان میں بھی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ ہندوستانی تیز گیند باز نے کہا کہ ''وہ سمجھتے ہیں کہ میں کیا چاہتا ہوں اور کیا نہیں چاہتا۔ مجھے بطور کپتان ان کی ترقی پر بہت فخر ہے اور اب جبکہ وہ ایشیا کپ کے نائب کپتان بھی ہیں، میں یقینی طور پر چاہوں گا کہ وہ ٹرافی واپس لے آئیں۔ انہیں اور ٹیم کے لیے نیک خواہشات۔ محمد سراج کا تبصرہ ان دونوں کرکٹرس کے درمیان گہرے بندھن کی عکاسی کرتا ہے۔

1200 کروڑ کے ''پٹودی پیلس'' میں سوہا علی خان کا حصہ!

نئی دہلی (ایم این این): سیف علی خان نے کچھ سال قبل اپنے آبائی گھر پٹودی محل کی ملکیت دوبارہ حاصل کی تھی۔ یہ جائیداد ان کے والد مرحوم منصور علی خان پٹودی نے ایک ہوٹل چین کو لیز پر دی تھی۔ اب، سیف ایک بار پھر ۱۲۰۰ کروڑ روپے کے گھر کے مالک بن گئے ہیں۔ لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ اس جائیداد میں سے ان کی چھوٹی بہن سوہا علی خان کی کتنی ملکیت ہے؟ اداکارہ کے پاس صرف ٹو بی ایچ کے اپارٹمنٹ ہے جو پہلے جنریٹر روم ہوا کرتا تھا۔ زوم کے ساتھ ایک حالیہ بات چیت کے دوران، سوہا علی خان نے انکشاف کیا کہ ''میرے پاس جنریٹر کا ایک کمرہ ہے۔ ایک مختصر عرصے کیلئے ایک ہوٹل نے پٹودی محل کا انتظام سنبھالا۔

الکاراز یو ایس اوپن کے دوسرے راؤنڈ میں داخل

نئی دہلی (ایم این این): کارلوس الکاراز نے اپنے دوسرے یو ایس اوپن خطاب کی تلاش کا آغاز پراعتماد طریقے سے کیا اور منگل کو آرتھر ایش اسٹیڈیم میں امریکی کھلاڑی ریلی اوپیلکا کو ۴-۶، ۵-۷، ۴-۶ سے شکست دی۔ نئے ہیئر اسٹائل کے ساتھ نیویارک پہنچے ہسپانوی اسٹار نے اے ٹی پی ٹور کے سب سے مضبوط سروس کرنے والے کھلاڑیوں میں سے ایک کے خلاف میچ میں اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے اپنی یکسوئی اور درستگی کا مظاہرہ کیا۔ پہلے سیٹ میں، عالمی نمبر دو کے کھلاڑی نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، اپنے تمام ۲۰ سروس پوائنٹس جیتے اور صرف ۳ بار اپنی پہلی سروس سے محروم رہے۔ اپنی تیز سروس کے باوجود، اوپیلکا کو اس راؤنڈ میں دو بار کے گرینڈ سلیم چمپئن کو پریشان کرنے کا زیادہ موقع نہیں ملا۔ امریکی کھلاڑی نے اگلے دو سیٹوں میں اپنی سطح بلند کی اور تین بریک پوائنٹس کے مواقع بنائے، لیکن الکاراز کی لچک اور وقت پر شاٹ لگانے سے یہ یقینی ہوا کہ کوئی چوک نہ ہو۔ تیسرے سیٹ میں ۴-۴ کے اسکور پر ایک اہم پاسنگ شاٹ نے فیصلہ کن بریک کا راستہ ہموار کیا، جس نے اوپیلکا کی قسمت کو مکمل طور پر طے کر دیا۔ سیدھے سیٹوں میں حاصل کی گئی فتح کا مطلب تھا کہ الکاراز نے گرینڈ سلیم کے پہلے راؤنڈ میں اپنا بے داغ ریکارڈ ۰-۱۹ تک پہنچا دیا۔ گزشتہ سال کے یو ایس اوپن میں ڈچ کھلاڑی بوٹک وین ڈی زینڈ شلپ سے دوسرے راؤنڈ میں حیران کن شکست کے علاوہ الکاراز ۲۲۰۲ء میں نیویارک میں ٹرافی جیتنے کے بعد سے ہر بڑے ٹورنامنٹ کے کم از کم کوارٹر فائنل تک مسلسل پہنچے ہیں۔ جیک ڈریپر چار سیٹوں میں فاتح بنے برطانیہ کے نمبر ایک کھلاڑی جیک ڈریپر نے ارجنٹینا کے کوالیفائر فیڈریکو آگسٹین گومیز کو ۴-۶، ۵-۷، ۷-۶، ۲-۶ سے شکست دے کر یو ایس اوپن کے دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنالی ہے۔ گزشتہ سال نیویارک کے سیمی فائنل میں پہنچنے والے پانچویں سیڈ یافتہ کھلاڑی ہاتھ میں چوٹ لگنے کے بعد جولائی کے آغاز میں ومبلڈن کے بعد اپنا پہلا سنگلز میچ کھیل رہے تھے۔ ڈریپر نے کہا ''مجھے تین گھنٹے کا میچ کھیلنا تھا۔ تیسرا سیٹ ہارنے پر میں تھوڑا خوش تھا کیونکہ میرا کھیل بہت اچھا نہیں تھا۔

ریئل میڈرڈ نے لالیگا میں اوویڈو کو شکست دی

نئی دہلی (ایم این این): ریئل میڈرڈ فٹبال کلب نے لیگ میں نئی ٹیم ریئل اوویڈو فٹبال کلب کے خلاف لالیگا میں ۰-۳ گول سے کامیابی حاصل کی۔ کائلیان ایمباپے نے دونوں ہاف میں اسکور کیا جبکہ جونیئر نے آخر میں تیسرا گول کر کے میچ پر مہر ثبت کی۔ اوویڈو کے لیے، جو تقریباً ایک چوتھائی صدی کے وقفے کے بعد اسپین کی ٹاپ لیگ میں واپس آئی ہے، اتوار کی دیر رات ۱۵ مرتبہ کے یورپی چمپئن کو شکست دینے کا اچھا موقع تھا۔ ریئل کے کوچ ژابی الونسو نے اوساسونا کے خلاف میڈرڈ کی ۰-۱ گول سے جیت کے بعد اپنی ابتدائی لائن اپ میں کچھ قابل ذکر تبدیلیاں کیں جونیئر اور الیگزینڈر آرنالڈ ٹرینٹ کو باہر نکالا اور راڈریگو اور کلب کے کپتان ڈینی کارواہل کو شامل کیا۔

2 بار کی ومبلڈن چمپئن پیٹرا کویتووا نے ٹینس کو الوداع کہا

نئی دہلی (ایم این این): نیویارک، (ایجنسی): ۲ بار کی ومبلڈن چمپئن اور سابق عالمی نمبر ۲ چیک جمہوریہ کی اسٹار ٹینس کھلاڑی پیٹرا کویتووا نے یو ایس اوپن ۵۲۰۲ء کے پہلے راؤنڈ میں شکست کے بعد پروفیشنل ٹینس سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کردیا۔ فلشنگ میڈوز میں کھیلے گئے پہلے راؤنڈ میں کویتووا کو فرانس کی ڈائنے پیری کے ہاتھوں ۱-۶، ۰-۶ سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ میچ کے بعد پریس کانفرنس میں ۵۳ سالہ بائیں ہاتھ کی کھلاڑی نے جذباتی ہوتے ہوئے اپنے کریئر کو الوداع کہا۔ میچ کے بعد کورٹ پر کویتووا کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے اور انہوں نے اپنے شوہر اور کوچ جیری ویتیک کو گلے لگایا۔ گزشتہ سال جولائی میں ایک بیٹے پیٹر کے والدین بنے تھے، جس کے بعد کویتووا ۱۷ ماہ کے وقفے کے بعد اس سال کورٹ میں واپس آئی تھیں۔ کویتووا نے اس سال کے شروع میں ہی اعلان کر دیا تھا کہ وہ یو ایس اوپن کے بعد ٹینس سے ریٹائر ہو جائیں گی۔ اپنے شاندار کریئر میں کویتووا نے ۱۱۰۲ء اور ۴۱۰۲ء میں ومبلڈن کا خطاب جیتا تھا۔ ۹۱۰۲ء میں وہ آسٹریلین اوپن کی رنر اپ رہیں اور عالمی رینکنگ میں نمبر ۲ تک پہنچی تھیں۔ دسمبر ۶۱۰۲ء میں کویتووا کے کریئر پر اس وقت بحران آیا جب ایک حملہ آور نے ان کے گھر میں گھس کر چاقو سے حملہ کر دیا تھا۔ اس حملے میں ان کے بائیں ہاتھ کی کلائی اور انگلیوں کی سرجری کرانی پڑی تھی۔ اس کے باوجود وہ محض ۶ ماہ بعد فرنچ اوپن میں کورٹ میں واپس آئیں اور اپنے پہلے ہی میچ میں فتح حاصل کی۔ اپنے کریئر کو یاد کرتے ہوئے کویتووا نے کہا ''مجھے کئی باتوں پر فخر ہے۔ خاص طور پر اپنی ذہنی مضبوطی پر۔ چوٹ اور بیماریوں کے باوجود ہمیشہ ٹاپ۔۱۰ میں رہنا میرے لئے ایک خاص کامیابی ہے۔'' وینس ولیمز کی پہلے راؤنڈ میں شکست، موچووا نے ہرادیا گیارہویں سیڈ کیرولینا موچووا نے تجربہ کار وینس ولیمز کے سخت چیلنج پر قابو پاتے ہوئے آرتھر ایش اسٹیڈیم میں ۳-۶، ۶-۲، ۱-۶ سے کامیابی حاصل کی اور یو ایس اوپن کے دوسرے راؤنڈ میں داخل ہو گئیں۔ پچھلے ۲ ایڈیشن میں سیمی فائنلسٹ رہیں

سوشل میڈیا پر سچن اور ان کا آدھار کارڈ کیوں وائرل ہو رہا ہے

نئی دہلی (ایم این این): بیٹنگ کے علاوہ اپنی سادگی کی وجہ سے کھیلوں کی دنیا میں بھگوان کا درجہ رکھنے والے ہندوستانی کھلاڑی سچن تینڈولکر کو بھی پسند کرتے ہیں۔ کرکٹ کی دنیا میں سب سے اوپر پہنچنے کے بعد بھی زمین سے جڑے رہے ہیں۔ ایک بار پھر لوگوں نے کرکٹ کے اس عظیم کھلاڑی کی سادگی کو پسند کیا ہے۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ، سچن نے پیر کی شام ریڈاٹ آسک می اینی تھنگ سیشن میں مداحوں کے ساتھ شامل ہوئے اور ان کے سوالات کے جوابات دیے۔ اس دوران ایک صارف نے ان سے اپنی شناخت ثابت کرنے کو کہا جس کا سچن نے ایسے مضحکہ خیز انداز میں جواب دیا کہ یہ سوشل میڈیا پر بحث کا موضوع بن گیا۔ 'مجھ سے کچھ بھی پوچھو' کے دوران ایک مداح نے مذاق میں پوچھا کہ ''کیا آپ واقعی سچن ہیں؟ تصدیق کے لیے براہ کرم ایک وائس نوٹ شیئر کریں۔ سچن نے اس کا جواب انتہائی مضحکہ خیز انداز میں دیا۔ انہوں نے ایک تصویر پوسٹ کی، جس میں وہ اسکرین پر موجود اسی سوال کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ ''کیا مجھے اب آدھار بھی بھیج دینا چاہیے؟'' آپ کو بتاتے چلیں کہ سیشن میں سچن تینڈولکر نے اپنے مداحوں کے ساتھ بہت سی باتیں شیئر کیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج تک ان کی پسندیدہ اننگز کون سی تھی اور انہوں نے ۱۱۰۲ء کے ون ڈے ورلڈ کپ فائنل میں یوراج سنگھ کی بجائے ایم ایس دھونی کو پہلے بیٹنگ کے لیے کیوں بھیجا تھا۔

ٹیلر سویفٹ موسیقی سے ایک بلین ڈالر کا ہندسہ پار کرنے والی تاریخ کی پہلی خاتون

نئی دہلی (ایم این این): فوربس نے رپورٹ کیا ہے کہ ٹیلر سویفٹ کا نیٹ ورتھ ۱،۶ بلین ڈالر ہو چکا ہے جس میں سے ۱،۲ بلین ڈالر انہوں نے اپنے موسیقی کے کلیکشن سے حاصل کیے ہیں جس میں ''ٹیلر ورژن'' البم اور ان کے ریکارڈ بریکنگ ٹور ایراس سے توسیع ہوئی ہے۔ ٹیلر سویفٹ نے بیونسے اور ریحانہ کو پیچھے چھوڑ دیا فوربس کے مطابق ٹیلر سویفٹ نے نیٹ ورتھ کے معاملے میں بیونسے (۷۶۰ ملین ڈالر نیٹ ورتھ) اور ریحانہ (۱،۴ بلین ڈالر نیٹ ورتھ) کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ٹیلر سویفٹ کا نیٹ ورتھ ۱۱۰ ملین ڈالر تک ہو چکا ہے۔ تاہم، ٹیلر سویفٹ کی آمدنی ہی ان کا کل اثاثہ نہیں ہے جبکہ انہوں نے مئی ۵۲۰۲ء میں یہ اعلان کیا تھا کہ انہوں نے سکوٹر براون کو اپنے ماسٹرز (موسیقی کی حقیقی ریکارڈنگ جس کا مکمل اختیار گلوکار کے پاس ہوتا ہے) فروخت کرنے کے ۶ سال بعد انہیں دوبارہ حاصل کر لیا تھا۔ ٹیلر سویفٹ نے ہمیشہ یہ واضح کیا ہے کہ ان کا پیشہ ان کیلئے ان کی کامیابی سے کئی زیادہ ہے۔ دسمبر ۳۲۰۲ء میں ٹائم کے ساتھ انہوں نے اس بات پر زور دیا تھا کہ خواتین کیلئے ان کے شعبے میں مالی کامیابی کیوں اہمیت رکھتی ہے۔ ٹیلر سویفٹ نے اپنے ٹور اور ری ریکارڈنگ سے اپنی ملکیت میں اضافہ کیا ہے۔ فوربس نے دعویٰ کیا ہے کہ ٹیلر سویفٹ نے اپنے نغموں کے کلیکشن سے ۶۰۰ ملین ڈالر روپے حاصل کرنے کے علاوہ اپنی رائلٹیز (وہ رقم یا معاوضہ جو کسی شخص کو اس کے تخلیق کردہ کام جیسے نغمہ، فلم، کتاب، ایجاد، یا دیگر کے استعمال کے بدلے متعدد مرتبہ ادا کیا جاتا ہے) اور ٹور سے ۸۰۰ ملین ڈالر حاصل کر لئے ہیں۔ ان کے ریئل اسٹیٹ کی ملکیت اندازاً ۱۱۰ ملین ڈالر ہے۔ سویفٹ کا تاریخی ایراس ٹور، جو مارچ ۳۲۰۲ء کو شروع ہو کر دسمبر ۴۲۰۲ء کو ختم ہوا تھا، ان کے سب سے زیادہ کمائی کرنے والے ٹور میں شامل ہو گیا تھا۔ ٹیلر سویفٹ نے گزشتہ چند برسوں میں ۱۵ البم جاری کیے ہیں جن میں ''دی ٹورچر پوئٹس ڈپارٹمنٹ'' بھی شامل ہے۔ ٹیلر سویفٹ نے ۱۵ سال کی عمر میں اپنا پہلا نغمہ ریلیز کیا تھا جبکہ انہوں نے اب تک ۱۱ اسٹوڈیو البم جاری کئے ہیں۔

روبلیو، زوڈا اور ٹیافو یو ایس اوپن کے دوسرے راؤنڈ میں

نئی دہلی (ایم این این): روس کے آندرے روبلیو، ناروے کے کاسپر روڈ اور گھریلو مضبوط دعویدار فرانسس ٹیافو نے سیدھے سیٹوں میں کامیابی حاصل کرتے ہوئے یو ایس اوپن کے دوسرے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ عالمی رینکنگ میں ۱۵ ویں نمبر کے روبلیو، جو یہاں ۴ بار کوارٹر فائنلسٹ رہ چکے ہیں، نے کروشیا کے کوالیفائر ڈینو پرجیمک کو ۴-۶، ۴-۶، ۴-۶ سے شکست دی۔ انہوں نے اپنے تینوں بریک پوائنٹس کا بھرپور استعمال کیا اور دو گھنٹے کے میچ کو فورہینڈ وولی ونر کے ساتھ ختم کیا۔ یو ایس اوپن میں اب تک ۵۲ فتوحات حاصل کر چکے ۲۷ سالہ روسی کھلاڑی دوسرے راؤنڈ میں امریکی وائلڈ کارڈ ٹرسٹن بوئر کا سامنا کریں گے۔ سابق فائنلسٹ کاسپر روڈ، جو نیویارک میں ۲۲۰۲ء کے فائنل میں پہنچے تھے، نے لوئی آرمسٹرانگ اسٹیڈیم میں آسٹریا کے سیبسٹین اوفنر کو ۱-۶، ۲-۶، ۷-۶ سے آسانی سے ہرا دیا۔ ناروے کے اس کھلاڑی نے شاندار کارکردگی پیش کی جبکہ اوفنر نے ۳۴ ان فورسڈ ایررز کیے اور روڈ نے تیسرے سیٹ کے تحت ٹائی بریک میں فتح حاصل کی۔ ۱۷ ویں سیڈ یافتہ فرانسس ٹیافو نے نیویارک میں اپنا شاندار ریکارڈ برقرار رکھتے ہوئے

پریمیر لیگ: ۱۶ سالہ ریونگوموہا نے لیورپول کو فاتح بنایا

نئی دہلی (ایم این این): ۱۶ سالہ متبادل ریونگوموہا کے آخری لمحات میں شاندار فاتحانہ گول کی بدولت لیورپول فٹبال کلب کو پیر کو انگلش پریمیر لیگ کے ایک یادگار میچ میں ۱۰ رکنی نیو کیسل یونائیٹڈ کو ۲-۳ سے شکست دینے میں مدد کی۔ نیو کیسل نے دوسرا ہاف ۱۰ کھلاڑیوں کے ساتھ کھیلا جب انتھونی گورڈن کو ہاف ٹائم سے ٹھیک پہلے ریڈ کارڈ دکھا کر رخصت کیا گیا۔ وقفے پر ۰-۱ گول کی برتری حاصل کرتے ہوئے، لیورپول نے دوسرے ہاف میں ۰-۲ گول کی برتری حاصل کی۔ ۵۷ ویں منٹ میں برونو گوماریس کے ہیڈر نے نیو کیسل کو ایک نئی زندگی بخشی اور ۸۸ ویں منٹ میں سینٹ جیمس پارک کا ہجوم جوش و خروش سے بھر گیا۔ جب متبادل ولیم اوسولا نے گیند کو ایلسن سے آگے بڑھا کر اسکور برابر کر دیا۔ دوسرے ہاف میں کم از کم ۱۱ منٹ کا اضافی وقت شامل کیا گیا جب نیو کیسل نے سینڈرو ٹونالی اور فیبین شار کو چوٹ سے گنوا دیا اور جب نیو کیسل نے لیورپول کے کمزور ریئر گارڈ پر جھپٹنا جاری رکھا تو ایسا لگتا تھا کہ وہ ایک غیر متوقع فتح چھین لیں گے۔ تاہم آرنی سلاٹ کے آخری لمحات کے متبادل نے توازن دوبارہ تبدیل کر دیا۔ ۶ منٹ کے اضافی وقت میں نگوموہا کو پریمیر لیگ میں آغاز کرنے کا موقع ملا۔

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Bajaj Allianz Health Guard Policy helps you stay on guard financially so that you and your family members are always safe from uncertain medical events.

Key Features & Benefits

- *Pre and Post-Hospitalization Expenses*
- *Preventive Health Check-Up*
- *Recharge Benefit*
- *Super Cumulative Bonus (Platinum Plan)*

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23212V062223 | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0015/15-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,